یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہی

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عام خریداران ممالک بیرون سے - - دس شلنگ چھ شلنگ

عام سے - - - - - - - - - چھ روپے تین روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق چار روپے اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کیا جائیگا

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے ورنہ مطبع ذمہ وار نہوگا۔

وکیل

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۱۰ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۵

امرتسر مطبوعہ ۱۰ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۱۵

اردو ناگری حروف کے استعمال کے مسئلہ نے مسلمانوں کی بدقسمتی کو اچھی طرح سے واضح کر دیا ہی اور اب اسمیں کوئی شک نہیں رہگیا۔ کہ اُنکی مسلسل غفلت و لاپروائی سے موکلان قضا و قدر ایسی ناراض نہیں ہو رہے کہ اس بدنصیب قوم کی کسی عارضی مستعدی و انتباہ سے اُنکی خفگی دور ہو سکے جب تک وہ اُسیقدر عرصہ یا اُسکے قریب قریب سابقہ تساہل و اغماض کی تلافی مافات کے لئے پوری سرگرمی سے کوشاں نہ رہینگے موجودہ بدبختی کے منحوس اثرات سے مخلصی نہیں پا سکینگے۔ کل مسلمان اہل الرائی نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی کے اس ریزولیوشن کو اپنی قوم کے لئے کئی دور اندیش اور منصف مزاج ہندو اصحاب سے کل ملک کے لئے اور اکثر اینگلو انڈین صاحب الرائی سرکاری کاروبار کے معقول و مناسب انصرام کے لئے بھی اس حکم کو نہایت نقصان رساں اور مضر قرار دے چکے ہیں۔ بایں ہمہ سر انٹونی میکڈانل ایسے فراخدل عالی حوصلہ اور بات کی خواہ مخواہ پیچ نکرنیوالی وسیع النظر حاکم کا اس مسئلہ پر مکرر غور کرنے سے صاف انکار کر دینا۔ اور کل قوم کی طرف سے نائب بنکر ایسی درخواست کرنیوالوں پر الٹا ایک طرح سے اظہار ناخوشی کرنا۔ اور پھر نواب کرزن ایسی متحمل مزاج۔ اور چھوٹے بڑے ہر قسم کے معاملہ پر کامل غور و فکر کرنے اور ملکہ معظمہ کی رعایا کی چھوٹے سے چھوٹے فرقہ کی معروضات کو بھی بغور و توجہ سُنکر بدلائل معقول اُنکی تشفی کرنیکی عادت راسخہ رکھنیوالے حاکم اعلی کا اپنی عادت اور اصول کے برخلاف اپنے نائب سے بڑھکر عجلت و تعجیل سے کام لیکر پیشتر اسکے کہ فریق دادخواہ کی معروضات اُس تک پہنچ سکی ہوں آخری فیصلہ کر دینا۔ کیا مسلمانوں کی سخت بدنصیبی کا کامل ثبوت اور اس امر کی زبردست شہادت نہیں کہ مسلمانوں نے اپنی اخلاقی بزدلی۔ خودغرضیوں نااتفاقیوں اور سب سے بڑھکر ضروریات زمانہ سے بیخبر رہنے سے اپنی عزت و وقعت کو یہاں تک کھویا ہی کہ اُنکی متفقہ صدا رکو بھی در انحالیکہ کئی اور جماعتیں بھی اُنسے اتفاق رائے رکھتی ہوں اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ اسپر مناسب غور کیا جائے۔ مسلمان بلحاظ اپنے اوصاف و حالات کے ضرور ایسی ہی سلوک کے مستوجب ہیں لیکن ساتھہ ہی یہ بدیہی امر ہی کہ سلوک مذکورہ انگلشیہ حکومت کے قدیم الایام اصول و قواعد اور لارڈ کرزن ایسے فرائض شناس اور رعیت پرور گورنر جنرل کی شان سے بہت ہی بعید ہے۔ مسلمان قابل عزت نہ سہی لیکن کیا اُنکی نالایقی سے یہ لازم آتا تہا کہ نواب کرزن اپنے اصول و شعار قدیمہ کو نظر انداز کر دیں۔ یہ مسئلہ بفرض محال مان لیا کہ چنداں اہم اور قابل غور نہ تہا لیکن اسکے ماننے سے غالباً سر انٹونی میکڈانل اور نواب وائسرائی کو بھی انکار نہ ہوگا کہ حکومت انگلشیہ کے کل دوران میں یہ پہلا مسئلہ ہے جسنے مسلمانان ہندوستان کی کل خواندہ حصہ میں عام تحریک اور حیرت انگیز مستعدی و انتباہ پیدا کر کے انکو حتی الوسع اس حکم کے مزعومہ اثرات بد سے اپنی قوم کی حفاظت کے لئے متفق کر دیا۔ پس بروئے اصول ملکداری اور کسی غرض کے لئے نہ سہی محض مسلمانوں کی تسلی و دلداری کے ہی لئے اس معاملہ پر مزید غور کر لینا یا مسلمانوں کو اپنی وجوہات پیش کرنیکا موقعہ دینا عین قرین مصلحت بلکہ واجب تہا۔ فقط مسلمانوں کی تخصیص درست نہیں۔ تمام ملک پر واضح ہو چکا ہے کہ ناگری حروف کی مخالفت میں وہ تنہا نہیں ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مسلمان کل ہیں اور باقی جماعتوں کا کچھہ کچھہ حصہ۔ یہ مخالفین جب یہ دیکھینگے کہ نواب وائسرائی نے چند ہندوستانی اخبارات کی مخالفت پر تلدبرتی کے پیغامات کی اشاعت کے حق کو محفوظ کر لیکے مسودہ قانون کو پاس کر دینے کے پختہ عزم کو غیر محدود وقت کے لئے ملتوی کر دیا یورشین جماعت کی درخواستیں اگرچہ مسلم طور پر بہت ہی نامعقول تہیں لیکن بذریعہ ڈیپوٹیشن اُنکو بہ تحمل خوب کان دیکر سُنا۔ اور مفصل جواب دیا۔ مجوزہ قانون لگان مغربی شمالی کے متعلق اپنے نائب کو شملہ مدعو کر کے بالمشافہ مشورہ کیا۔ ادہر نائب موصوف نے خود بھی کئی مرتبہ

المشتہر منیجر

زمینداروں سے اُسکے متعلق گفتگو کی۔ یہ تو پہر بھی نسبتاً اہم معاملے تھے۔ مخالفین ناگری جب یہ دیکھینگے کہ اودے سے ادنی شہر کی میونسپلٹی کو ورود عرض حالات کا موقعہ دیا جاتا ہے لیکن کئی کروڑ مخالفین کے نائبین کو ایسے معاملہ پر جسے وہ اپنی قوم کی آئندہ بہتری ملکی لٹریچر اور خود سرکاری کاروبار کے حق میں سخت مضر سمجھتے ہیں عرض حالات کا موقعہ نہیں دیا گیا تو اگر یہ قوم اپنی مستقبل ترقی سے بالکل مایوس ہو جائے تو کیا کچھ تعجب خیز ہوگا؟ ہمعصر پنجاب آبزرور کا یہ ریمارک بالکل درست ہے کہ ۱۸ر اپریل ۱۹۰۰ء کی یاد شمالی ہند کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے بری شہرت کے ساتھ قائم رہیگی جس تاریخ کو سر انٹونی میکڈانل کے ریزولیوشن نے قلم کی ایک جنبش سے ملکی لٹریچر کی اُٹھان کو روک دیا۔ اور مسلمانوں کی امیدوں اور امنگوں کو شگوفہ میں ہی دبا دیا۔ سر انٹونی کے اعمال حسنہ۔ انتظام قحط طاعون اور انسداد شوٹ وغیرہ تو جلد فراموش ہو جائینگے۔ مگر ۱۹۰۰ء کی اہم پولٹیکل غلطی اپنے روز افزوں اور وسیع الاثر نتائج بد کی وجہ سے ہمیشہ نظروں کے سامنے جلوہ گر رہیگی اسی طرح ۱۴ جون کی تاریخ کو بھی جسدن کشور ہندوستان کے حاکم اعلیٰ نے اس حکم کو خفیف ترمیم کے ساتھ قطعی منظوری عطا فرمائی ۱۸ر اپریل سے کم شہرت بد حاصل نہیں رہیگی۔

اس رزولیوشن کے نقصانات کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس موقعہ پر صرف اسی کارروائی کی مختصر کیفیت درج کر دینا جو اُسکے متعلق سرکاری طور پر ہوئی ہے کفایت کریگا علیگڈھ کے جلسہ نے سر انٹونی میکڈانل کی خدمت میں بذریعہ ٹیلیگرام جلسہ کی مختصر روئیداد عرض کرنیکے ساتھ ہی رزولیوشن پر مکرر غور کرنیکی درخواست کرنیکے لئے ڈیپوٹیشن کو حاضر ہونیکی اجازت ملنے کی درخواست کی۔ نواب ممدوح نے اسکا جواب دیا کہ انکو یہ دیکھکر سخت حیرت ہوئی ہے کہ پڑھے لکھے مسلمان بھی ایک ایسے فیصلہ پر جسکا اصدار آبادی کے نوے فیصدی حصہ کے ساتھ جسمیں مسلمانوں اور ہنود کے غربا بھی شامل ہیں محض انصاف کرنیکے لئے ضروری ہو رہا تھا اظہار مخالفت کر رہے ہیں پھر اس معاملہ پر بحث کرنے سے انکار کر کے لکھا کہ اگر ڈیپوٹیشن صرف اس حکم کے نفاذ کی تاریخ کی تعیین کے متعلق کچھ کہنا چاہے۔ تو وہ اُسے آنیکی اجازت دینے کو تیار ہیں۔ اس سرکاری ناپسندیدگی سے گو ایک جلیل القدر مسلمان اردو کی حمایت سے فوراً دست بردار ہو گئے۔ لیکن علیگڈھ پارٹی نے قابل تعریف عزم و استقلال سے کام لیا۔ اور قومی مفاد کو ذاتی اغراض پر قربان کر دینا منظور نہ کیا۔ اُسنے پھر باوجود نواب ممدوح کیخدمت میں مسلمانوں کی آزردگی و ناکامی کو ظاہر کر کے عرض کیا کہ فقط اس غرض کے لئے ڈیپوٹیشن کا حاضر ہونا فضول ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی عرض کیا کہ اگر اس بیان کے اثبات میں اعداد و شمار پیش کئے جائیں کہ نوے فیصدی آبادی نگری حروف کے استعمال کی خواہاں ہے۔ تو کمیٹی نہایت ممنون ہوگی۔ اس برقی عرضیہ کا ابتک گورنمنٹ مغربی شمالی کیطرف سے غالباً کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

مگر ڈیرینولا گورنمنٹ مذکور نے بغرض منظوری اس رزولیوشن کی نقل مع قواعد مجوزہ ۲۰ر جون کو گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بھیجدی۔ اور آخر الذکر نے حالانکہ بیشمار جلسوں کیطرف سے اس معاملہ پر کامل غور کرنیکی درخواستیں بذریعہ ٹیلیگرام نواب وائسرائی کی خدمت میں وصول ہو چکی تھیں اور علیگڈھ کمیٹی نے یہ بھی ساتھ ہی اطلاع دی تھی کہ وہ باضابطہ میموریل عنقریب بھیجنے والی ہے۔ اور ادھر مخالفین ناگری لکھنؤ میں ایک عام کانفرنس کرنیکی تیاریوں میں ہی مصروف تھے۔ ۱۴ر جون کو قطعی منظوری دیکر سر انٹونی کی رزولیوشن سے کامل اتفاق رائے کیا۔ فقط اسقدر ترمیم پیش کی۔ کہ انگریزی دفتر کے سوا اور دیگر عملہ کے اسامیوں کے امیدواروں کے لئے ناگری اور اردو دونوں کی تحریر میں کامل ماہر ہونیکی شرط پر ایک سال کا وقفہ ڈالکر عملدرآمد کیا جائے جو لوگ سر انٹونی میکڈانل کی تعجیل سے حیران ہو رہے تھے۔ وہ اس دوسری حیرت انگیز عجلت سے جو گورنمنٹ عالیہ کیطرف سے عمل میں آئی ہے اور بھی متحیر ہو جائینگے۔ اور ایسی صورت میں مسلمانوں ایسی پست عزم قوم کا بالکل مایوس ہو جانا بالکل قرین قیاس ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی قومیت اور اپنے قومی لٹریچر کو قایم رکھنا اور اس رزولیوشن کے کمال مضر و مہلک اثروں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو مایوس و شکستہ دل ہونیکی بجائے اب پہلے سے بھی زیادہ مستعدی و سرگرمی سے اپنی کوششوں کو جاری رکھکر نواب وائسرائی کیخدمت میں مجوزہ عرضداشت بھیجنے کے عزم سے باز نہ آئینگے اور بشرط ضرورت نواب وزیر ہند یا پارلیمنٹ یا خود جلالت مآب قیصرہ ہند کی بارگاہ علیا میں بکمال ادب و نیاز تفصیل و تشریح کے ساتھ عرض حال کرنے سے دریغ نہیں کرینگے۔ سید حامد علی خان بیرسٹرایٹ لا و سکرٹری انجمن حمایت اردو اطلاع دیتے ہیں کہ لکھنؤ میں کانفرنس کا اجلاس ۱۷-۱۸- اور ۱۹ر اگست کو ہوگا۔ اردو کے طرفداروں کو یہ بتانیکی کچھ احتیاج نہیں معلوم ہوتی کہ کانفرنس مذکور کی کامیابی پر ہی حصول مدعا کا بہت کچھ دارومدار ہوگا۔ پس ہر فرد بشر کا جو ملک اور اُسکے لٹریچر کی بہتری کا خواہاں ہو کانفرنس کی کامیابی میں حتی الوسع سعی کرنا قومی و ملکی فرض ہے اگر حسب معمول غفلت و تساہل سے کام لیا گیا۔ تو ساری عمر کف افسوس ملتے رہنے کے سوا اور کچھ حاصل نہوگا۔

دمشق حجاز ریلوی کی تعمیر میں حکومت عثمانیہ کو مالی امداد دینے کی تحریک اس تجویز کے مشتہر ہوتے ہی بلاد اسلامیہ خاصکر سلطنت عثمانیہ میں ایسے زور سے پھیل گئی ہے کہ کمیشن تعمیر ریلوی اُس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ چنانچہ جب اُسے یقین ہو گیا کہ یہ فوری یا نمایشی نہیں بلکہ ایک نہایت باعظمت دینی کام میں جو بیشمار دنیوی فواید پر بھی مشتمل ہے۔ حسب مقدور شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کرنیکا سچا جوش ہے۔ تو اُسنے اس مسئلہ پر غور کرنیکی لئے وسط جون میں ایک خاص اجلاس کیا۔ اور اُس میں چندہ و امداد کے متعلق ضوابط و قواعد مرتب کر کے بغرض منظوری ماہین ہمایوں میں ارسال کئے یہ قواعد جنکو شرف منظوری حاصل ہو چکا ہے ولایت کی پچھلی ڈاک کی روانگی کیوقت تک مشتہر نہیں ہوئے تھے۔ غالباً اس ہفتہ کی ڈاک میں جو ترکی اخبارات موصول ہونگے۔ ان میں انکا کچھ ذکر ہوگا۔

ہندوستان میں عالیجناب ملا عبدالقیوم صاحب ابنائے وطن کو اس کار خیر کی شرکت و شمولیت کی ترغیب و تحریص دلانیکا پختہ عزم رکھتے ہیں اور خوشی کا مقام ہے کہ انکو حکومت آصفیہ کیطرف سے فراہمی چندہ کے لئے کوشش کرنیکی اجازت عطا ہو گئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان ہندوستان جو دینی امور میں ابتک اپنے کسی مذہبی فرقہ و جماعت سے پیچھے نہیں رہے اس معاملہ میں بھی اپنے دوسرے بھائیوں سے پیچھے نہیں رہینگے اور ملا صاحب ممدوح کو اپنی کوششوں میں کامل کامیابی نصیب ہوگی۔ حافظ عبدالرحمن صاحب اس منظوری کی اطلاع بالفاظ ذیل دیتے ہیں یقین ہے کہ اہل ملک سے انکی توقع غلط ثابت نہوگی:۔

"چند روز ہوئے کہ ملا عبدالقیوم صاحب اول تعلقدار لنگسگور نے ایک درخواست بحضور نواب مدارالمہام سرکار عالی اس غرض سے ارسال کی تھی کہ ریلوی مندرجہ عنوان کے متعلق کارروائی کرنیکی اجازت انکو مرحمت ہو اور نیز مجلس کی سرپرستی قبول فرمانے سے مسلمانوں کو اعزاز بخشا جائے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ حضور ممدوح نے ملا صاحب کو مجلس منعقد کرنیکی اجازت عطا کر دی ہے چنانچہ مشر فرید ونجی پرائیویٹ سکرٹری نواب صاحب بہادر کی طرف سے تحریری اجازت بذریعہ مراسلہ نمبر ۳۵۷۶ مورخہ ۳۰ر جون سنہ ۱۹۰۰ء بنام ملا صاحب صاحب صادر ہو گئی ہے امید ہے کہ اب ملا صاحب بہت جلد اس مجلس کے انعقاد کے متعلق تاریخ مقرر کر کے نوٹس جاری کرینگے۔

اس ریل کے اجرا سے مسلمانوں کی دینی بہبودی جسقدر متصور ہے اور اُنکے تجارتی تعلقات کو جو فوائد اس سے حاصل ہونیوالے ہیں انکے اعادہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس اخبار کے لائق ادیٹر اور مسلمانوں کے دلسوز خادم مولوی محمد انشاء اللہ خانصاحب نے جس صراحت کے ساتھ برکات و ثمرات اسکو اپنے اخبار کے کالموں میں شائع کیا ہے وہ غور کرنیوالی طبیعتوں کے واسطے بہت کافی ہے۔ البتہ مسلمانوں کی اولوالعزمی اور بلند حوصلگی کا اب انتظار ہے کہ وہ اس کار خیر میں دل کھولکر امداد کریں اور ہمارے مخدوم مولوی انشاء اللہ صاحب کو اپنے ہندوستانی مسلمان بھائیوں کی طرف سے جو یاس ہو رہی ہے اُسکو امید سے بدلدیں۔ حیدرآباد کے مسلمانوں کیواسطے اسلامی کاروبار میں اعانت کرنیکا یہ کوئی پہلا موقعہ نہیں ہے۔ اُنہوں نے گزشتہ سالوں میں اس قسم کے چندوں میں ہمیشہ عالی ہمتی کا اظہار کیا ہے اور ملا عبدالقیوم صاحب کو بھی نیک کاموں میں سعی کرنے کیواسطے ان تھک طبیعت ملی ہے جس زمانہ میں اخبار وکیل اور پیسہ اخبار کی لگاتار کوششوں سے صرف سولہ سو روپیہ مہاجرین کریدکیواسطے پنجاب سے روانہ ہوا تھا۔ ملا صاحب کی کوشش

سے ۱۵ ہزار روپیہ بھیجا گیا۔ اب بھی خدا کے فضل سے امید ہے کہ نتیجہ تسلی بخش ہوگا۔ جلسہ منعقد ہونیکے بعد پھر اطلاع دیجائیگی۔"

مالگزاری کی وصولی میں رعایت

۳ جولائی کو پونا کی دکن سبھا نے جسے ایک طرح سے زراعتی مجلس یا انجمن مالگزاران سمجھنا چاہئے نواب نارتھ کوٹ اور لیڈی صاحبہ کیخدمت میں ایڈریس پیش کیا جسمیں معمولی الفاظ و فقرات خوشامد کے بعد رعیت کی بے انتہا مصائب کا ذکر کرکے گورنمنٹ کی مساعی جمیلہ کا اعتراف کیا۔ اور یقین ظاہر کیا کہ اس مربیانہ سلوک سے حاکم و محکوم کے تعلقات باہمی بہت گہرے ہوگئے ہیں۔ بعدازاں توقع ظاہر کی کہ طاعونی ٹیکہ کی قدر و سودمندی کے متعلق قطعی رائے جلد ظاہر کیجائیگی۔ اور قحط کے متعلق ایسی تدابیر اختیار کیجائینگی۔ جنسے عام اطمینان پیدا ہوجائے۔ مسودہ قانون کھوتی یعنے زراعت اور مجوزہ قانون میونسپلٹی ہائے ضلع کے متعلق سبھا نے مخالف رائے ظاہر کی لارڈ نارتھکوٹ گورنر بمبئی نے ایڈریس کا شکریہ ادا کرکے ارشاد فرمایا۔ کہ ہم دونوں ہی اُس فرمانروا کیخدمت جسکی حکومت کو ہندوستانی و برطانوی یکساں وفاداری سے تسلیم کئے ہوئے ہیں ویسی ہی مستعدی سے ادا کرنیکو خواہشمند ہیں جیسے کہ جلالت مآب کے دیگر خدام مسئلہ قحط کی بے اندازہ اہمیت اب کسی سے مخفی نہیں رہگئی۔ امدادی کام جابجا اس کثرت سے کھولدئے گئے ہیں کہ مثلاً شیان رنق کو اپنے مساکن سے زیادہ دور جانیکی ضرورت نہیں کاشتکاروں کو زرعی کام شروع کردینے اور بڑی بڑی کاشتکاروں کو مزدوروں سے کام لیسکنے میں مدد دینے کے لئے ۵۶ لاکھ روپیہ کا خرچ منظور ہوچکا ہے۔ جو لوگ کچھ بھی محنت نہیں کرسکتے انکی مفت امداد کیجائیگی۔ مالگذاری کی وصولی میں نرمی سے کام لینے کی گورنمنٹ تحصیلداروں کو سخت تاکید کرچکی ہے۔ اور یہ عام حکم نافذ کرچکی ہے کہ کسی شخص کو جسکی قابلیت دربارہ ادائیگی معاملہ مشتبہ ہو سال رواں میں معاملہ ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ جن لوگوں کے ساتھ یہ رعایت نہ ہوئی ہو لیکن وہ درحقیقت استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ اسسٹنٹ کلکٹر و نسی بآسانی چارہ جوئی کرسکتے ہیں گورنمنٹ تسلیم کرتی ہے کہ دکن پر ایسی عظیم مصیبت وارد ہورہی ہے کہ اُسے بمقدار کثیر مالگذاری معاف کرنی پڑیگی لیکن جو لوگ سرکاری مطالبہ ادا کرنیکی کامل استطاعت رکھتے ہیں انکو معاف کردینے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ اس امر کی شہادت موجود ہے کہ اکثر ایسی اشخاص بھی اپنے مطالبات کی ادائیگی کی پہلو بچانیکی سعی کوشش کررہے ہیں۔ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ جو لوگ متمول جانے گئے ہیں وہ بھی باہم سازش کرکے سرکاری مطالبہ سے بچنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ قرقی سے بچنے کے لئے قیمتی جائداد منتقل یا روپوش کردی گئی ہے۔ اور دوسری طرف جن لوگوں نے مطالبہ ادا کردیا ہے انکو برادری سے خارج کردینے کی دھمکی دی گئی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ایسی ناجائز سازشوں اور دھمکیوں سے کبھی نہیں دب سکتی۔ اور کہ جو لوگ ایسے دباؤ میں آتے ہیں خود انکا اپنا قصور ہے انگلستان کے قانون کے مطابق ایسی سازشیں جرم بغاوت میں داخل ہیں لیکن ہندوستان میں صرف قانون مالگذاری اُنپر حاوی ہوتا ہے اور اسکی تعمیل ایسے لوگوں کے برخلاف بلا تامل کیجائیگی۔"

جو لوگ فی الحقیقت متمول ہوں اور بغیر قرض لینے کے بآسانی سرکاری مطالبہ ادا کرسکتے ہوں انکا ادا نہ کرنا بیجا کوشش کرنا بلاشبہ سخت کمینگی کی حرکت ہے۔ اور ایسے کمینوں کے ساتھ قانون کی پوری تعمیل پر کوئی منصف مزاج گورنمنٹ کو سخت گیری کا الزام نہیں دیسکتا لیکن ساتھ ہی یہ باور کرنیکی بھی کافی وجوہات موجود ہیں کہ اکثر حکام صیغہ مال اپنی کارگذاری دکھانیکی لئے۔ یا اپنی سرشت سے مجبور ہوکر واجب سرکاری رعایت سے بھی لوگوں کو فائدہ نہیں اُٹھانے دیتے اور اکثر سفید پوشوں کو جنکی سفید پوشی ایسی مصائب کے زمانہ میں انکے لئے اور زیادہ وبال جان ہورہی ہے خدا معلوم کسی خاص الہام کے ذریعہ سے بلا دریافت و تحقیقات اور بعض اوقات نتیجہ دریافت و تحقیقات کے عین برعکس متمول و معنا مستطاعت سمجھکر جسطرح ہو روپیہ ادا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور اگر وہ اپنی ناقابلیت کے معذور ہوکر چارہ جوئی سے باز نہ آئیں تو حکام بالا کے سامنے انکو چالاک اور سازشی ظاہر کیا جاتا ہے زمینداری معاملات سے واقفیت رکھنے والوں کو اس معاملہ پر زیادہ توضیح سے بتانیکی ضرورت نہیں۔ ہر روز ایسے کئی واقعات انکے مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ اور ایسی صورتمیں یہ امر بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتا۔ کہ اُن لوگوں میں سے جنکو نواب ممدوح نے ادنی اہلکاروں کی رپورٹوں پر سازشی اور دھرہ بند قرار دیا ہے ممکن ہے اکثر فی الواقع بدقسمت مظلوم ہوں اور انکی سفید پوشی انکے لئے وبال جان ہورہی ہو۔

بمبئی گورنمنٹ کسطرح دیگر مصیبت زدہ صوبوں کی گورنمنٹوں نے بھی شاہانہ دریادلی سے کام لیکر وصولی مالگذاری کے متعلق اسی مضمون کی ہدایات صادر فرمارکھی ہیں مگر افسوس کیساتھ دیکھا جاتا ہے کہ بالعموم اُنکی تعمیل جیسی کہ چاہئے ویسی نہیں ہوتی۔ بدنصیب مالگزاروں کو ایکطرف تحصیلداروں کا جابرانہ تقاضا دم نہیں لینے دیتا اور دوسری طرف زیر غور قانون انتقال اراضی کا خوف ساہوکاروں کو متلاشی قرضہ زمینداروں کی مشکل تک دیکھنے کا روادار نہیں ہونے دیتا جس دوہری مصیبت سے صرف خداوند کریم کا فضل و کرم اور گورنمنٹ کا رحم و عطا ہی انکو بچا سکتا ہے۔ ورنہ وہ لوگ جنمیں خودداری اور عزت نفس کا کچھ بھی احساس ہے۔ زمیندار کی نام تک سے ہمیشہ کے لئے متنفر ہوجائینگے۔ اور ذلیل ترین پیشہ کو اُسپر باعزت ترجیح دینگے۔

محاربات چین

وٹرنسوال کی خبریں ہی نہیں بلکہ کل بیرونی دنیا کی متعلق تار برقی کے ذریعہ خبروں کا سلسلہ انگلو انڈین روزانہ اخبارات کی تنگدلی کی طفیل یکم جولائی سے یکقلم ایسا مختصر ہوگیا ہے کہ گویا دنیا میں کوئی قابل ذکر واقعہ ہی اب کبھی نہیں گذرتا۔ رائٹر ایجنسی نے محاربہ ٹرانسوال کے آغاز پر کچھ مزید معاوضہ لیکر جنگ کی مفصل خبریں بھیجنے کا معاہدہ ان اخبارات سے کیا تھا میعاد ۳۰ جون تک کہی گئی تھی معمولی معاہدہ کی رو سے ایجنسی صرف اکیسو لفظ یومیہ تک کا مضمون بھیجنے کی پابند ہے قانون حفاظت حق اشاعت تلغرافات کے ملتوی ہوجانے سے چونکہ ان اخبارات نے اب نئے معاہدہ کی تجدید سے انکار کردیا ہے اور اسطرح خبروں کی یکبارگی سے حیرت انگیز قلت ہوگئی ہے لیکن غالباً خود ان اخبارات کے ہزاروں خریدار بھی اس سخت کے برتاؤ کو شاید زیادہ عرصہ تک گوارا نہیں کرینگے۔ اور انکو خوش کرنیکی لئے ہمارے انگریزی معاصرین کو اپنا رویہ آخرکار جلد بدلنا پڑیگا۔

ٹرانسوال کی متعلق جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ انکا خلاصہ چند سطروں میں بیان کیا جاسکتا ہے نوری سٹیٹ میں ڈیوٹی شاطرانہ چالوں پر خود انگریزی اخبارات بھی عش عش کررہے ہیں۔ لارڈ رابرٹس پریٹوریا سے مڈلبرگ کی طرف کوئی نمایاں پیشقدمی ابتک نہیں کرسکے۔ اورنج فری سٹیٹ میں بھی بوئر دنکی مستعدی کو اسوقت تک ہماری جرنیلوں کی کوئی کارروائی روانہیں سکی لیکن قصبہ فرینکفورٹ پر انگریزی قبضہ ہوجانیسے جوہانسبرگ کی جانب شرق میں پچیس میل کے فاصلہ پر جنوبی ٹرانسوال کے قریب واقع ہے۔ اور نیز بوئر فوج زیر کمان ڈیوٹ کی فری سٹیٹ کی شمالی شرقی گوشہ میں پانچ انگریزی جرنیلوں کی دستونکی گھیرے میں آجانے سے بظاہر یہ توقع زیادہ مضبوط ہوگئی ہے کہ شاید اُسکی مستعدی کا اب عنقریب خاتمہ بالخیر ہوجائے فری سٹیٹ کی جنوب مشرقی حصہ کی بوئر فوج ابھی ہنوز قابو نہیں آسکی طبی صیغہ کی بدنظمی کو جسکا راڈ ٹائمز کے نامہ نگار نے افشا کیا ہے گورنمنٹ نے بھی تسلیم کرلیا ہے۔ اور اسوقت سب سے زیادہ تشویش اس خبر سے پیدا ہوگئی ہے کہ پریٹوریا اور اسکے مضافات میں سد کی عام قلت ہوگئی ہے۔ جہاں کیپٹون و ڈربن وغیرہ بنادر سے ہی سامان مطلوبہ پہنچ سکتا ہے مگر ان بنادر اور پریٹوریا میں اسقدر فاصلہ حایل ہے کہ دشمن کیطرف سے جبتک کہ اُسکی طاقت بالکل پامال نہوجائے یہ طویل راستہ کبھی غیر مخدوش نہیں سمجھا سکتا۔

چین کیطرف بھی حالت بدستور بلکہ پہلے سے زیادہ نازک ہے اور زیادہ اندیشہ اس امر سے ہے کہ چینی مفسد یا چینی فوجیں عام توقع و یقین سے بدرجہا زیادہ قابل و جوانمرد ثابت ہوئی ہیں حالانکہ تک کے ولایتی اخبارات میں جو اس ہفتہ موصول ہوئی ہیں چینی مفسدہ کو بذاتہ کچھ بھی قیمت نہیں سمجھا گیا تھا ٹائمز چینیوں کی طاقت کا بڑی حقارت کیساتھ ذکر کررہا تھا اور یونسو انگریزی فوج کی خشکی پر اترجانیسے اسی اطمینان ہوگیا تھا کہ وہ بآسانی بلوہ فرو کرلیگی لیکن صورتحال توقع کے عین برعکس ثابت ہوئی ہے اسوقت تک بیس پچیس ہزار مشترکہ فوج بندر تاکو کے راستہ خشکی پر اتر چکی ہے۔ لیکن یہ جمعیت صرف ایک مقام ٹینٹسن کو ہی چینی حملہ سے محفوظ رکھنے لئے کافی نہیں سمجھی جاتی الغرض گذشتہ دو تین ہفتوں کے واقعات نے بخوبی ظاہر کردیا ہے کہ چینی جنگ جاپان کیوقت کی نسبت اب اسلحہ ہی عمدہ اور وافر نہیں رکھتے اور فوجی فنون میں معقول ترقی نہیں کرگئے۔ بلکہ یہ کہ اسوقت تقریباً ہر فرد بشر میں قومیت و حمیت وطنی کا جوش موجزن ہورہا ہے۔ اور حاکم محکوم سب نے اجنبیوں کی مدمقابلہ مداخلت احمقانہ و متکبرانہ برتاؤ سے ہمسایہ ملک کیطرف سے مخلصی کرنیکی ٹھان لی ہے۔ اگر چینی مقام ٹینٹسن کو جو بڑی مشکلوں کے بعد چھڑایا گیا تھا پھر فتح کرلینے میں کامیاب ہوگئے تو یہ جوش یقیناً انتہا درجہ تک پہنچ جائیگا۔ مخالفان اجانب کی جمعیت دنوں میں کروڑوں تک پہنچ جائیگی۔ اور کل سلطنت چین میں غالباً ایک ایسی یا اجنبی عیسائی زندہ نہ رہنے دیا جائیگا۔ بہرحال اس محصنہ نے بھی نہایت ہولناک

صادق پاشا المولد منتظم جہاز ٹیلیگراف لاین کے حالات سفر صحرا کسی پچھلے ہفتہ میں انتخاب ہمراہیان

کے واقعہ تک لکھی جاچکے ہیں ایک ہمراہی کی نسبت پاشا ممدوح نے یہ لکھا تھا کہ پچھلے سفر میں اُسنے اُنپر بہت احسان کیا تھا۔ اُسکی کیفیت وہ حسب ذیل لکھتے ہیں:۔ جب ہم مقام طیلمان سے روانہ ہوکر جو بنغازی سے دس گھنٹوں کی مسافت پر ہے پہلی منزل پر پہنچے تو جو پانی ہمارے ہمراہ تھا وہ ختم ہوگیا۔ اسپر مینے عبداللہ آغا کرد کو کہا کہ ذخیرہ کی مشکیزوں میں سے ایک کو کھولکر جانور ونکو پلائیے۔ لیکن جب پانی بالٹی میں ڈالا گیا تو اُسکا رنگ تارکول سے زیادہ سیاہ پایا گیا۔ اور وہ بدبودار بھی سخت ہوگیا تھا۔ مینے سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ نئے مشکیزوں کے مسام بند کرنیکے لئے روغن زیتون ملا جاتا ہے جو ان مشکیزوں کو بھی ملا گیا تھا۔ اور یہ اُسی کا اثر ہے۔ میں کچھ دیر تو پانی پینے سے رکا رہا۔ مگر جب پیاس نے بیحال کر دیا تو مجبوراً ایک گھونٹ پیا۔ جسکے پیتے ہی طبیعت اور خراب ہوگئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ روغن بھی بہت ہی پرانا اور ناقص قسم کا ملا گیا تھا۔ مینے اُس پانی سے ہاتھ دھوئے تو اُسپر چکنائی جم گئی اور میں متاسف ہوا کہ ہاتھ دھوتے ہی کیوں ابامدین نے (محسن ہمراہی کا نام) جب میری پریشانی دیکھی تو فوراً مصفا پانی ایک صاف برتن میں لے آیا۔ جسکے پینے سے مجھے ایسی خوشی ہوئی کہ مدت العمر میں ویسی کم ہوئی ہوگی دل بے اختیار یہی چاہتا تھا کہ ابامدین سے بغلگیر ہوجاؤں کیونکہ اگر وہ مجھے صاف پانی نہ دیتا تو مجبوراً وہی متعفن پانی مجھکو انتہا سفر تک پینا پڑتا۔ مینے اُسکے پاس پانی صاف رہنے کا سبب پوچھا تو اُسنے بتایا کہ ایک تو میرا مشکیزہ پرانا ہے اور دوسرا مینے جہانسے قافلے نے پانی لیا تھا۔ نہ لیا۔ اور جگہ سے بھرا تھا۔ اسکے اس احسان کے معاوضہ میں مینے اُسکو اپنے اس دوسرے سفر میں مہتمم آب مقرر کیا۔ سفر اول میں اس شخص نے مجھ پر ایک اور بھی احسان عظیم کیا تھا۔ میں صبح کی ٹھنڈے ٹھنڈے وقت گھوڑی پر سوار ہوکر راستہ کی سیدہ دریافت کر لینے کے بعد آگے نکل جاتا تھا۔ کیونکہ گھوڑا اونٹ سے زیادہ سریع رفتار ہوتا ہے۔ اور پھر اُس سے اتر کر کچھ دیر آرام کر لیتا۔ اتنے میں قافلہ پیچھے سے آکر میرے پاس سے گذر جاتا۔ جب وہ دور نکل جاتا۔ تو میں پھر گھوڑی پر سوار ہوجاتا اور اگر قافلہ دکھائی دے رہا ہوتا تو فبہا۔ ورنہ کمپاس اور نقش پار کی رہنمائی سے جو ریت پر صاف نمایاں رہتے ہیں اُسے جا ملتا۔ رات کے وقت قافلہ سے جدا ہونا ناممکن تھا ہم پچھلی رات سے سفر شروع کر دیتے تھے۔ ایکدن مجھے اُسیوقت سے آگے بڑھجانے کا خبط سوجھ گیا اور اُن عربوں میں سے ایک سے جو ہمارے ہمراہ تھے دریافت کیا کہ آج کسطرف چلنا ہوگا۔ اُسنے ایک سیارہ کی طرف اشارہ کیا۔ یہ معلوم کرکے میں گھوڑے پر سوار ہوگیا اور عبداللہ آغا کو ساتھ لے لیا۔ قافلہ پیچھے چھوٹ گیا۔ اور چند گھنٹوں کے بعد سورج طلوع ہوگیا۔ اُسوقت مینے پیچھے دھیان کیا تو قافلہ کہیں نظر نہ آیا۔ اور کمپاس کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جو سمت بتائی گئی تھی۔ میں اُس سے چالیس درجہ دائیں ہاتھ ہٹ گیا ہوں جوں جوں سورج بلند ہوتا گیا۔ گرمی تیز ہوتی گئی۔ آخر کار بادسموم چلنی شروع ہوگئی۔ کثرت تشنگی سے مشکیزے خالی کر دئے اور ہمارے پاس پانی کا ایک گھونٹ نہ رہگیا۔ اور تشنگی کا یہ عالم تھا کہ الامان۔ دوپہر کے قریب گرمی سنٹی گریڈ تھرمامیٹر میں ۶۲ درجہ تک پہنچ گئی۔ ہم زندگی سے مایوس ہوکر خداوند کریم سے باخلاص تمام اس ورطہ مہلکہ سے نجات ملنے کی التجا کر رہے تھے کہ ریت کے ایک بلند ٹیلے پر ہمیں دور سے ایک سفید کپڑا ہوا میں لہراتا ہوا دکھائی دیا۔ ہم دونو ادھر چل پڑے۔ گھوڑے ٹخنوں تک ریت میں دھنسے جاتے تھے۔ جب ہم قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اپنی سفید چادر ہلا رہا ہے۔ اُسے دیکھکر ہمارے نیم مردہ جسموں میں پھر تازہ جان پڑگئی۔ وہ شخص ساتھ ہی بآواز بلند پکارتا ہی جارہا تھا۔ اور قریب پہنچنے پر ہم نے پہچان لیا کہ یہ ابامدین کی آواز ہے جب اُسکے پاس پہنچے تو دیکھا۔ کہ غیظ و غضب سے اُسکا چہرہ سُرخ ہو رہا ہے اُسے دیکھکر میں کل رنج و الم بھول گیا۔ اور مسکرا پڑا۔ اُس نے مجھے مسکراتا دیکھکر کہا۔ خدا کا شکر کرو کہ جانبر ہوگئے ہو اس رنگستانی ظلمات میں لاکھوں جانیں ابتک ضائع ہوچکی ہیں۔ پھر تساہل و عدم احتیاط پر مجھے سخت زجر و توبیخ کرکے کہا کہ تمہاری خاطر سید مصطفے سخت پریشان ہو رہا ہے یہ سید طیلمان کے زاویہ کا شیخ اور میرے قافلہ کا قافلہ سالار تھا۔ قافلہ گویا اُسکا گھر اور میں اسکا مہمان تھا۔ اُسکی پریشان خاطری اور ابامدین کی خفگی حق بجانب تھی۔ جو شخص اس صحرا میں قافلہ سے بھٹک جائے اور ادھر بادسموم چل پڑے تو اُسکی موت یقینی سمجھو۔ ہم تھوڑی دیر چلے تھے کہ ایک اور شخص ابوزید ہماری تلاش میں سرگرداں ملا۔ قافلہ میں پہنچکر جب مینے سید مصطفے کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ اُسکا چہرہ جو ہمیشہ خندہ و بشاش رہتا تھا غیظ و غضب سے انگارا ہو رہا ہے۔ اُسکی جب مجھپر نظر پڑی تو بڑے زور سے پکار کر کہا کہ آیندہ قافلہ سے جدا نہونیکی قسم کھاؤ۔ ورنہ تمہیں اونٹ کے اوپر باندھ دیا کرونگا۔ میں نے آئندہ کبھی جدا نہونیکے وعدہ کیا۔ اور پھر اُسکی پیشانی اور داڑھی کو بوسہ دیکر جب تک کہ اُسکی بشاشت عود نہ آئی اُس سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا رہا۔ سموم ساعت بساعت تیز ہوتی چلی جارہی تھی اور پانی کا ذخیرہ جو ہمنے بئر المطر سے بھرا تھا اور ایکسو ساٹھ کیلومیٹر کا فاصلہ اُس سے آگے طے کرآئے تھے قریب الاختتام ہوگیا تھا۔ بنابرین ہم نے عزم کرلیا کہ سموم خواہ کیسی تیز ہوجائے عسیلہ پہنچنے سے پہلے قیام نہ کرینگے۔ جہاں ہم سات بجے (ترکی قاعدہ کے مطابق صبح سے ایک کا عمل شروع ہوتا ہے۔ یعنی انگریزی قاعدہ کے مطابق دوپہر کے ایک بجے) پہنچ گئے۔ اس نخلستان کی زمین ریگستانی ہے فرق یہ ہے کہ متصلا اراضی سے نشیب میں ہے۔ وہاں ڈیڑھ گز تک کھودنے سے پانی نیچے سے نکل آتا ہے۔ میرے خیال میں یہاں ریت کی تہ زیادہ موٹی نہیں اور اُسکے نیچے پتھریلا طبقہ ہے۔ جو بارش کے پانی کو زمین میں جذب نہیں ہونے دیتا۔ اور ریت کی بالائی سطح دھوپ کو پانی خشک نہیں کرنے دیتی۔ بارش کا جسقدر پانی ہو وہ ان دو علاقوں کی پناہ میں جمع رہتا ہے یہاں خرموں کے بھی درخت ہیں۔ یہاں پہنچنے تک سموم بہت ہی شدید اور پیاس سخت تیز ہوگئی۔ مینے دیکھا کہ میری تمام ہمراہی عرب مشائخ نے چادروں سے اپنے چھروں اور جسم کے باقی برہنہ حصونکو ڈھانپ لیا ہے اور زمین پر اوندھے لیٹ گئے ہیں۔ اُنکی عادت ہی یہی ہے۔ مجھ سے ایسا نہو سکا۔ اور تھوڑی دیر بعد بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا۔ سموم برابر چل رہی تھی جب وہ مجھے بیہوتی ہوئی گذری تو سیدہ رک جاتا۔ پانی سے اُسکی ممکینی کے باعث تشنگی اور تیز ہوجاتی۔ حتی کہ مجھ سے اور زیادہ صبر نہو سکا۔ کپڑے اتار کر میں کنوئیں میں کود پڑا اور اسمیں لیٹ گیا۔ اور کٹورے بھر بھر کر کبھی سر پر ڈالتا اور کبھی پیتا جاتا۔ ۱۱ بجے (شام کے پانچ) تک یہی کیفیت رہی۔ بعد ازاں گرمی کسیقدر کم ہوئی۔ عرب مونہ سر لپیٹے اُسوقت تک بیہوش پڑے رہے۔ اُنکو میرے پاس سے چلے جانیکی کچھ خبر نہ تھی صرف عبداللہ کو ہوش رہا۔ ۱۲ بجے حرارت کم ہوگئی۔ لیکن ہوا بدستور رہی۔ جسپر ہم نے عزم کیا کہ جب تک سمندر کیطرف سے سرد ہوا چلنی شروع نہو یہیں مقام رکھیں۔ عسیلہ سے جنوب تک کا علاقہ ارض غرد کہلاتا ہے۔ وہ بالکل ریگستانی ہے۔ اور ریت ہر وقت متحرک رہتی ہے۔ اسمیں ۶۵ گھنٹوں کی مسافت میں صرف ایک جگہ پانی ملتا ہے۔ بنابرین انسان کے لئے اشد ضروری ہوتا ہے کہ وہ دن رات میں ۱۸ گھنٹے سفر کرے۔ لیکن بادسموم کے وقت سفر کو جاری رکھنا انسان کی طاقت سے باہر ہے خداوند کریم کے فضل و کرم سے سموم آدھی رات کو بند ہوگئی۔ اور لطیف شمالی ہوا چلنے لگی اور ہم خدا کا شکر کرتے ہوئے منزل مقصود کو روانہ ہوگئے۔ عسیلہ اور جنوب کے مابین مینے کئی انسان اور چار سو بھیڑونکی لاشیں دیکھیں جنکو متذکرہ صدر سموم نے ہلاک کیا تھا۔ تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ بادسموم کیوقت پیاس کو بجھانیکا سب سے عمدہ ذریعہ وہی زمیط ہے جسکا پہلے ذکر ہوچکا ہے چربی کو بھی تھوڑا تھوڑا کرکے چوستے رہنا مفید پایا گیا ہے۔ سفر اول کے اُس مختصر تذکرہ کے بعد میں سفر دوم کے حالات شروع کرتا ہوں:۔

مشیر دکن لکھتا ہے۔ آجکل نواب اکبر الملک بہادر کو توالی اندرون و بیرون بلدہ کے متعلق جو متوحش خبریں اڑ رہی ہیں وہ ایسی نہیں ہیں کہ جنکو سُنکر اُن لوگونکو رنج و افسوس ہو کہ جو اُنکی انتظامی قابلیت اور اُنکی جفاکشی سے پوری طور پر واقف ہیں حق بات یہ ہے کہ حیدرآباد کو نواب اکبر الملک بہادر جیسا کوتوال مشکل سے نصیب ہوگا جس شخص نے انسی پہلے کی پولس کی انتظامی حالت دیکھی ہوگی وہ ان کیوقت کی پولس کی انتظامی حالت سے اُسکا مقابلہ کرکے بلا تامل کہہ سکتا ہے کہ فی الحقیقت حیدرآباد کی کوتوالی کے لئے یہ کہانتک مفید اور کارآمد ثابت ہوئے جو افواہیں اسوقت اُڑ رہی ہیں اگر وہ ظہور میں آئیں تو ہمیں اسکا یقین نہیں ہوگا۔

مراسلات

سرسید میموریل فنڈ ایسوسی ایشن } اڈیٹر صاحب۔ پنجاب کے اکثر بزرگوں نے فراہمی چندہ سرسید میموریل فنڈ کی نسبت لکھا ہے کہ تاوقتیکہ علیگڈھ سے کوئی خاص تحریک نہ کیجائے روپیہ کا جمع ہونا مشکل ہے اسپر چند صاحبوں نے جنکا اتفاق علیگڈھ میں تشریف لانیکا ہوا مشورہ دیا کہ فراہمی چندہ موعودہ اور نئے چندہ کی تحریک کے لئے ایک شخص کا بطور آنریری ایجنٹ کے پنجاب پہنچنا مناسب ہے۔ اس مشورہ پر کونسل سرسید احمد میموریل فنڈ ایسوسی ایشن کے اجلاس منعقدہ یکم جون میں بالاتفاق یہ تجویز قرار پائی کہ ایک صاحب کو بطور ایجنٹ پنجاب میں سرسید میموریل فنڈ کے چندہ کی تحریک کرنیکے لئے بھیجا جائے انکا یہ فرض ہوگا کہ اپنا پروگرام لاہور کمیٹی کے مشورہ سے بنائیں اور وقتاً فوقتاً اسکو اپنے کارروائی سے مطلع کرتے رہیں۔ اسی اجلاس میں محمود النبی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ فریدپور کا خط پڑھا گیا اور سید نواب علی صاحب چودھری کی تجویز بنگال میں فراہمی چندہ کے متعلق بیان کی گئی جسپر بالاتفاق قرار پایا کہ ایک صاحب کو بنگال میں بطور ایجنٹ بھیجا جائے جو کہ سید نواب علی صاحب چودھری مفصل سکرٹری بنگال کے ساتھ مختلف اضلاع میں جاکر لوکل کمیٹیاں قائم کریں اور نیز قصبوں میں چھوٹی چھوٹی رقمیں جمع کریں اجلاس کونسل سرسید میموریل فنڈ ایسوسی ایشن منعقدہ ۵ رجون نے واحد علی خان صاحب سابق طالب علم مدرسۃ العلوم کو پنجاب کے لئے اور سید رضا علی صاحب کو بنگال کے لئے جنہوں نے اپنی خدمات بلاکسی معاوضہ کے قوم کی نذر کی ہیں بھیجا جانا پسند کیا۔ اور یہ تجویز ہوئی کہ واحد علی خانصاحب کو جولائی کے دوسرے ہفتہ میں پیران کلیر شریف میں مسجد کے چندہ کی تحریک کے لئے جو ابتک نامکمل ہے جانا چاہیئے اسکے بعد انکو لاہور پہنچکر اپنے دورہ کا پروگرام بنانا چاہیئے۔

سید رضا علی صاحب کو جولائی کے آغاز میں پٹنہ جانا چاہیئے اور وہاں ایجوکیشنل کانفرنس کا کام کرنیکے بعد کلکتہ میں چندہ موعودہ سرسید میموریل فنڈ وصول کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد سید نواب علی صاحب مفصل سکرٹری کی ہمراہ مشرقی بنگال میں لوکل کمیٹیاں قائم کرنیکے لئے دورہ کرنا مناسب ہوگا سرسید میموریل فنڈ ایسوسی ایشن ان تمام بزرگوں اور بہی خواہان قوم کی جو ان صاحبوں کو اس قومی کام میں مدد دینگے ممنون ہوگی۔ اور نیز ہمکو امید ہے کہ اڈیٹران اخبار بھی اپنے قیمتی کالموں میں بلحاظ ہمدردی ان صاحبان کی کارروائی کو جو وقتاً فوقتاً وہ بھیجتے رہینگے جگہ دیکر قوم کو مشکور فرمائینگے۔

پروفیسر ضیاء الدین احمد ایم۔ اے۔ جائنٹ سکرٹری سرسید میموریل فنڈ ایسوسی ایشن علیگڈھ

شاہ ضیاء الحق صاحب رئیس انبہٹہ و سابق تحصیلدار کیلئے گورنمنٹ مغربی شمالی کی خدمت میں فریاد

ہائے وہ دل جسکو بیلا ناز سے + تیر آفت کا نشانہ بن گیا + عرصہ سے ارادہ تھا کہ اس دردانگیز معاملہ میں قلم اٹھاکر رحم دل گورنمنٹ کو اسطرف متوجہ کروں لیکن اکثر دانایونکا اس امر پر اتفاق تھا کہ گورنمنٹ خود ہی شاہی الطاف مبذول فرماکر ایک برگزیدہ گروہ پر نظر کرم فرمادیگی اور اسکے قدیمی حقوق نظرانداز نکریگی انتظار کرتے کرتے آنکھیں پتھرا گئیں مگر کوئی خبر تسلی بخش یا کوئی حکم اطمینان دہ کانوں یا آنکھوں تک رسا نہیں ہوا بلکہ خلاف امید شاہ صاحب کی جائداد مقروقہ کا نیلام قرار پایا اگرچہ ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم امورات انتظامیہ میں دخل دیکر شاہ صاحب کی بے قصوری یا آلودگی ثابت کریں لیکن اسمیں بھی شک نہیں تواریخ اور کتب سیر اسکے شاہد ہیں کہ ابتدائی آفرینش سے شاہان سلف اس آئین پر عامل رہے ہیں کہ اگر کسی خاص منصب سے کوئی ناقابل معافی قصور سرزد ہوگیا تو اول تو معافی ورنہ مجرم کو ایسی سزا دیدی گئی جو تنبیہاً اس کے لئے کافی ہے دیکھو ابوالفضل۔ بالفرض اگر شاہی غضب کے شعلے مجرم کو بغیر عدم آباد پہنچائے بجھنے ناممکن ہوئے تو اسکی اولاد و احفاد کے حقوق کسی حالت میں نظرانداز نہیں کئے جاتے ہے دیکھو آئین اکبری با امید معافی مظلوم کی مختصر حالت اور جو کچھ قدرت سے اسکو سزا ملی ہے ناظرین اخبار اور اپنی رحیم اور عادل گورنمنٹ کی روبرو پیش کرتا ہوں قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور میں ایک پرانا قصبہ ہے جسکو آباد ہوئے پانچ سو برس کا عرصہ ہوا ہوگا اور ابتدائی آبادی سے یہ جگہ شرفا سے آباد رہی مگر بایں ہمہ یہ قصبہ گوشہ خمولگی میں ہی رہا البتہ جب سے سید شاہ ابوالمعالی صاحب قدس سرہ (جانم فدائے اوباد) کی ذات بابرکات سے یہ مشرف ہوا ہے جسکو تقریباً تین سو سال کا عرصہ ہوا ہوگا اسوقت سے اسکی شہرت اعلی مرتبہ پر پہنچ گئی ہے حضرت کے فیوض اسی قصبہ پر منحصر نہیں رہے بلکہ چار دانگ عالم میں حضور کے انوار و نکی شعاعیں پھیل گئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ فیض جاری رہیگا کیونکہ آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے زبردست شیخ ہیں صدہا کتب اور رسالہ آپکی خرق عادات سے پُر ہیں حضرت سید شاہ بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ جنکی زیارت کا شوق عالم ارواح میں انبیا تک سے ظاہر ہوا ہے اور اکثر مساجد اور مقابر اور لاکھوں دلوں پر آپکے نام نامی (یا بھیکہ) کا نقش قائم اور بے انتہا زبانوں پر بطور وظیفہ جاری ہے اسی دربار کے خوشہ چین اور اسی دہلیز کے جبہ ساہو ئے ہیں یہ وہ عالی خاندان ہے کہ اسکی اولاد کو خدا نے وہ رتبہ دیا ہے کہ ادنی اعلی بادشاہ سے لیکر فقیر تک نے اپنے سر کو انکے کفش پا سے عزت بخشا دین و دنیا کی کامیابی جانا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت یہ اعزاز جاری رہیگا نواب روشن الدولہ نے حضور کے غلاموں کی ٹوکریں سر پر اٹھاکر فخر حاصل کیا ہے آپکے دربار میں بادشاہوں کی طرف سے بڑی بڑی رقوم بطور نذر پیش ہوا کرتی تھیں چنانچہ بہادر شاہ کیطرف سے ۲۴ گاؤں بطور معافی ابتک انکی اولاد میں موجود ہیں اور پشت در پشت تک نوابی اور منصباری کے خطاب چلے آئے ہیں دولت انگلشیہ میں بھی اس قدیم عزت کا فخر شاید تمام ضلع میں کسی کو حاصل نہو۔ سچ پوچھو تو اس قصبہ کی عزت و شہرت کا باعث یہی خاندان عالی ہے یہ اسی برگزیدہ دربار کی برکت ہے کہ اس قصبہ کا ادنی اعلی شریف رذیل باہر جاکر شیخ کے خطاب سے معزز ہو کر ہر کہ و مہ میں باعث اکرام و افضال ہوتا ہے یہ وہی معزز خاندان ہے جس میں اعلیٰ ملازمت بھی عیب شمار کیجاتی تھی۔ شاہ ضیاء الحق صاحب بدنصیب پہلا وہ شخص ہے جسنے ملازمت سے اور نیز اپنے شامت اعمال سے اس عالی خاندان کو وہ دھبا لگایا ہے کہ جسکا دھلنا تقدیر کیطرف سے ناممکن اور محال نظر آتا ہے جہانتک سُنا ہے اور ثابت ہوا ہے غلط یا صحیح اس قابل رحم شخص نے سرکاری رقم وصول کرنے میں

بے نظیر حلیہ حمائل شریف مترجم } یہ حمائل نہایت ہی صحیح و خوشخط۔ عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ۔ جسکی صحت آٹھ مولویوں حافظوں اور قاریوں سے کرائی گئی ہے جنکی مواہیر حمائل کے آخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبدالغنی صاحب خلف الصدق منشی محمد ممتاز علی صاحب مہاجر مکی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترجمہ مولوی شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے۔ جلد نہایت عمدہ۔ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ بھی نہیں مجلد ۱۰ غیر مجلد ۸ (کل فرمایشیں بنام منیجر اخبار وکیل امرتسر آنی چاہئیں)

البرامکہ۔ اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جس میں نہایت محنت و تحقیق سے خلیفہ ہارون رشید عباس اور اسکے نامور وزیر یحییٰ فضل و جعفر برمکی کی تفصیل سوانح عمری لکھی ہے۔ عربی۔ ادب اور اخلاق کی مستند کتابوں سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہیرو ز کے اسباب زوال برامکہ اور جعفر و عباس و ہمشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کے غلط واقعہ کی تحقیقات۔ اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ کل کتاب تین حصوں پر ۲۷ جزو میں ختم ہوئی ہے۔ کاغذ درجہ اعلیٰ تصویر جعفر برمکی مطلا جلد خوب صورت پایدار قیمت ۱۸ عہ

المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

ارشادات قرآن

نہایت نادانی کی بات ہے کہ مسلمان قرآن مجید سے معانی دریافت کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتے اس کی تلاوت کو موجب ثواب سمجھتے ہیں اور اس کے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے حالانکہ قرآن ہی ہماری تمام دینی و دنیوی ضرورتوں کا جامع ہے اور ہر قسم کی ہدایت اسی سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اسی پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بہتری ہے اور ترقی ہے اور کامیابی ہے اور فلاح ہے اور بہبودی ہے اور بہتری ہے اور بھلائی ہے اور خیر ہے اور نیکی ہے اور صلاح ہے اور سعادت ہے اور اقبال ہے اور دولت ہے اور عزت ہے اور شرف ہے اور مرتبہ ہے اور بزرگی ہے اور برتری ہے اور فضیلت ہے اور فوقیت ہے اور تفوق

جبر سے کام لیا تھا جو در پیولاہر ملازمت پیشہ خصوصاً تحصیلداری کا شمار ہے اسپر مخالفوں نے کچھ لیور زیادہ کر کے مخبری کی آخر گورنمنٹ نے اُنپر رشوت ستانی کا مقدمہ بنائے جانیکا حکم دیا تحقیقات پر خدا جانے کس کروٹ اونٹ بیٹھتا اور ضرور دودہ کا دودہ اور چھاچھ کی چھاچھ رہتی اور انشاء اللہ شاہ صاحب نفسانی خواہش سے پاک اور بے لگاؤ ثابت ہوتے مگر کسی نابکار اور نا فرجام دشمن نے دوستی کا لباس پہنکر یہ صلاح دی کہ تم روپوش ہو جاؤ یہ بیچارے دنیا کے فریبوں سے بے خبر عیش وآرام کے عادی بیکسی اور حسن سلوکی کے معتاد شدنی اور تقدیری مصیبت سے نا آشنا جو ابھی نگی نہ عذر نہ صلاح نہ مشورہ بے پوچھے گچھے ایسے گئے کہ گویا دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے ہائے رے کجرفتار آسمان تیری کج رفتاریاں اور وائے رے دوست کش دشمن نواز زمانہ تیری ناہنجاریاں کہ ایک ایسا خاندان جو دین و دنیا میں آپ ہی اپنا نظیر ہو اور تو اسکو دم کے دم میں خاکی غبار بنا کر ہوا میں اڑا دے۔ اس نامبارک اور جگر خراش حادثہ کو ذکر کرتے ہوئے میرا دل پھٹا جاتا ہے اور جگر منہ کو آیا جاتا ہے اس سے زیادہ مرے قلب و جگر میں طاقت نہیں کہ میں اس خاندان عالی کی تباہی بیان کروں جو ایک زمانہ میں عالم کی نیازگاہ اور کامیابی کا ذریعہ تھا اور انشاء اللہ تا ابد رہیگا۔ شاہ صاحب کی مفروری پر عدالت سے حسب ضابطہ انکی جائداد کی ضبطی کا حکم صادر ہوا اور وہ ضبط کر لی گئی اسی کے متعلق میں اپنی رحیم و عادل گورنمنٹ کیخدمت میں اسقدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اول تو اگر بااختیار منصف اور رحیم حاکم کسی سخت گنہگار کو بھی بالکل بری کر دے رعایا کو مجال ماعتراض نہیں چنانچہ بے انتہا نظائر اس قسم کے ہمارے سامنے موجود ہیں دیکھو تواریخ مگر تاہم قدرت نے اس وقت اس حالت کو وہ سزا دی جو دراصل خون کرنیکے سزا ہو سکتی ہے بلکہ اس تکلیف دہ زندگی پر موت ہزار درجہ خوبیت رکھتی ہے وہ ہمیشہ کو اپنے عیش و آرام اور لطف زندگی سے محروم اور تازیست اپنی بے زبان اور ظلم رسیدہ اولاد کے دیدار سے بے نصیب ہو گیا ادھر اپنی تکالیف اور ادھر اولاد کی جدائی۔ دوسری طرف اولاد پر باپ کی زندگی میں موت کا سماں دکھانا اور ایسے ناز و نعم میں رہکر اپنی بے بسی اور اپنے ناز پروردہ باپ کی دشت نوردی غرض جگہ کس کسکو دوں دل ہیں تیرے ہاتھ سے او قاتل + چہر بکو یا بانک کو خنجر کو پیکان کو + ایک مصیبت ہو تو بتلاؤں اور ایک آسمانی بلا ہو تو گنواؤں۔ پھر باوجود اس قدرتی سزا کے ان صغیر سن بچوں سے وہ جائداد چھین کر ان کو بیدست و پا کر دینا جو ان مظلوموں کو اپنے باپ بدقسمت سے نہیں پہنچی بلکہ ان کو شاہان سلف سے اعزاز آ چلی آ رہی ہے کسیطرح انکی مظلوم حالت کے مناسب نہیں ہم کو امید ہے کہ ان صغیر سن بچوں پر رحم فرمایا جا کر ان کی جائداد نیلام سے بری کر دیجاویگی بلکہ ہماری عادل اور رحم دل گورنمنٹ کے الطاف خسروانہ سے بعید نہیں اگر شاہ صاحب موصوف کا قصور بھی بالکل معاف کر دیا جائے اور اسی قدر سزا کو جو اب تک قدرت سے شاہ صاحب کو اور نیز ان صغیر سن الطفال کو مل رہی ہے اُس نادیدہ ستم پر کافی جانا جائے خدا کرے میری یہ دعا اور التماس قبول ہو اور شاہ صاحب زندہ ہوں تا کہ انکی اولاد بطفیل اکرام خسروانی انکے دیدار سے مشرف ہو اور اپنے مشفق پدر کی کنار عافیت میں جگہ پا کر اس ناقابل ذکر زندگی کی تلافی کر سکیں۔ اللھم آمین۔

ای خدا تو نامرادوں کو بامراد کر اور مظلوموں کی فریاد کو سن اور ہر فرد بشر کو ایسا رحم سکھا کہ منہ پر کھا کر منہ کو دشمن کے سپرد کر دیں۔ آمین یارب العالمین +

سید ظہور الدین ابنہٹوی از رہتک ۲۲ جون ۱۹۰۶ء

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیک۔

گذشتہ پرچہ مورخہ ۸ جون میں آپکے ایک معزز خریدار وکیل کا استفسار شائع ہوا ہے لہذا اُسکے جواب میں سطور ذیل کو اپنے معزز پرچہ میں درج فرما کر مشکور فرمائیے:۔

دیوار اعظم واقع چین۔ بادشاہان تاتار ختائیون۔ (باشندگان چین) کو سخت عاجز و پریشان کیا کرتے تھے چینیونکو اُنسے بچنے کی کوئی صورت و تدبیر نہ بن پڑتی تھی مگر اُن دنوں چینی لوگوں نے فن ریاضی۔ ہندسہ وہیئت وغیرہ میں کمال حاصل کیا تھا علی الخصوص علم جر ثقیل سے اُنہیں بڑی دلچسپی تھی۔ تاتاری دشمنوں سے بچنے کے لئے انہوں نے ایک عظیم دیوار کا بنانا مناسب جانا۔ چنانچہ چینگ وانگ فغفور چین نے دوسو چالیس برس اور بقول بعض مورخین دوسو چار برس قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیوار بنوانی شروع کی۔ یہ دیوار سولہ سو میل (۱۶۰۰) کی لانبی اور تیس (۳۰) گز بلند ہے۔ اور چوڑی اسقدر ہے کہ چھ سوار پہلو بہ پہلو اطمینان کے ساتھ اُسپر چلے جا سکتے ہیں ایک ایک سو قدم کے فاصلہ کے بعد دو منزلہ برج بنائے گئے تھے اسقدر بعید فاصلہ کے دیوار کے درمیان میں دشوار گزار پہاڑ اور بعض بڑے دریا بھی نہ مزاحم ہو سکے بعض مقام پر ایک ایک میل بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر دیوار بنتی چلی گئی ہے اور چند جگہ دریا کے درمیان بڑے بڑے پل محض اسی غرض سے بنائے گئے ہیں جو اُسوقت کے اعتبار سے بجائے خود ایک حیرت انگیز کاری گری کا نمونہ ہیں۔ اور زیادہ تر تعجب خیز امر یہ ہے کہ دیوار مذکور سمندر کے بیچ میں سے ہو کر بنائی گئی ہے کہتے ہیں کہ صدہا جہاز پتھروں کے لدے سمندر کے پانی میں چھوڑے گئے پھر اُسپر دیوار کی بنیاد قائم کی گئی۔ اس بحر خار میں جہاں تہاہ کم مگر پانی کا جوش بہت زیادہ رہتا ہے دو ہزار برس سے زیادہ زمانہ ہوئے آتا ہے مگر دیوار مذکور کو کہیں سے جنبش نہیں کھاتی۔ ایک ناخدا نے یہانتک مبالغہ کے ساتھ لکھا ہے کہ اگر یہ بات ممکن ہو کہ ایک ہی جہاز پر دس ہزار قرنا اور اسیقدر نقارخانے دفعتاً بجائے جائیں تو بھی جہاز پر بحر سمندر کی موجونکے شور و غل کے قرنوں اور نقارخانونکے آواز نہیں سُنی جا سکتی۔

ایک انگریز سیاح نے حساب لگا کر لکھا ہے کہ فقط دیوار کے بُرجوں کی ساخت میں اسقدر اسباب تعمیر صرف ہوا ہے جسقدر کہ تمام انگلینڈ کے ادنی و اعلیٰ عمارتوں میں۔ اس دیوار کے ابتدا سے تا انتہا درمیان میں بیسیوں کوس تک نہ بستی ہے اور نہ انسان کی صورت دکھائی دیتی ہے بلکہ کوسوں صحرا و چٹیل میدان پڑا ہوا ہے کہتے ہیں یہ دیوار جسکی لمبائی آٹھ سو کوس۔ بلندی تیس گز اور چوڑان اسقدر کہ چھ سوار برابر گھوڑا دوڑاتے چلے جائیں۔ صرف پانچ سال اور بقول بعض دس سال کے اندر بنائی گئی تھی یہ دیوار دنیا کے منجملہ اور سات قدیم عجائبات میں سے ہے مگر جس غرض سے یہ دیوار بنائی گئی تھی یعنی تاتاری لوگونکی حملہ آوری سے ملک محفوظ رہے وہ پوری نہوئی بلکہ تاتاری اپنے ارادہ میں پورے طور سے کامیاب ہو گئے اور ملک پر قبضہ کر لیا باوجودیکہ دیوار مذکور پر کئی لاکھ فوج ہر وقت موجود رہتی تھی۔ غرض کہ اس دیوار سے چینیوں کی استقلال مزاجی۔ ہنرمندی۔ حکمت۔ ثابت قدمی کامل طور سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر افسوس اب وہی چینی ہیں کہ باوجود وسعت ملک۔ کمال زرخیزی و کثرت آبادی کے مہذب دنیا میں بدترین شمار کئے جاتے ہیں اور اُس سلطنت کو جو کئی ہزار برس سے قائم ہے یورپین اقوام اور خواہ اُسکے ہمقوم جاپانی جنکا ستارا کمال عروج پر چمک رہا ہے مردہ جانور سمجھکر گدونکی طرح صرف منڈلا ہی نہیں رہے ہیں بلکہ بوٹیاں نوچ نوچ کھانا ہی شروع کر دی ہیں۔ سچ ہے غفلت و لاپرواہی کا یہی نتیجہ ہے اور جس قوم نے غفلت سے کام لیا ہے اُسکا ایسے ہی حشر ہوا ہے۔

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی

یہ وہ نادر زمانہ ہے جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی اب اردو میں موجود ہے ۵۷۸ھ ہجری سے ۵۸۱ھ تک کے حالات سفر اس خوبی سے لکھے ہیں کہ آجتک کسی مورخ نے ایسے نہیں لکھے۔ ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح و بسط سے لکھتا ہے۔ یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تول کر لکھی ہے۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا چھپائی عمدہ۔ تحریر بےنظیر علاوہ محصول ڈاک عاصر

المشتہر حافظ احمد علی خان شوق مالک مطبع احمدی ریاست رامپور۔ کوچہ لنگر خاں

کھانسی کا عمدہ علاج

چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی سے ہزارہا شفایاب ہو کر زندگی سے حظ اٹھانیکے قابل ہو گئے ہیں حلق۔ پھیپھڑے کی کوشکایت ہو۔ اس کے استعمال سے فوراً فائدہ ہوگا برسونکی مزمنہ کھانسی۔ جسے کسی علاج سے فائدہ نہوا ہو۔ اس دوائی سے کافور ہو جائیگی جن مریضوں کو شفا سے مایوسی ہو چکی تھی اور مشہور صحت بخش مقامات کی رہایش سے بھی کوئی افاقہ نہوا تھا۔ انکو اسکے استعمال سے کلی و قطعی فائدہ ہوا ہے۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

خلیفہ بغداد کا خاقان چین کی مدد کرنا

جس زمانے میں مسلمانونکے اقبال کا آفتاب قریب نصف النہار کے تہا اُسوقت قریب قریب چار دانگ عالم میں مسلمانوں ہی کا رعب و داب انہیں کی حکومت انہیں کی تجارت - انہیں کی صنعت و حرفت کا ڈنکا بج رہا تہا اُسوقت دوسرے تمام بچے کھچے بڑے بڑی شہنشاہ الوالعزم بھی مسلمانونکے ہر قسم کی امداد کے خواہاں و جویاں رہتے تھے چنانچہ ایک اُنمیں سے فغفور چین "سب سنگ" نامی یہی جو خاندان شہنشاہ "تہانگ" سے تہا ملک کو اندرونی و بیرونی دشمنونسے محفوظ رہنے اور بغاوت فرو کرنیکے واسطے خلفائے عباسیہ کے دوسرے خلیفہ ابو جعفر منصور دوانیقی بانی شہر بغداد کو جو ۱۳۷ھ میں بمقام کوفہ تخت خلافت پر بیٹھا جس نے کہ کم و بیش بائیس سال حکومت کی اور جسکی وسعت حکومت مغربی یورپ میں اسپین - افریقہ میں مراکو - الجزائر - بربر وغیرہ ممالک کے کل حصہ سے لیکر مشرق میں سندہ و خیوا بخارا دریاء النہر تک تہی لکہا کہ آپ میری سلطنت کو مخالفین سے بچائے - چنانچہ منصور خلیفہ بغداد نے ۷۵۸ء میں چار ہزار جرار عربی النسل سپاہی شہنشاہ چین سب سنگ کی مدد کیواسطے روانہ کئے یہ چار ہزار سپاہی ایسے تہے جو چالیس ہزار پر بھی بھاری تہے جب لڑائی ختم ہوگئی اور ملک میں امن و امان قائم ہوگیا تو عربی سپاہ کو اپنے ملک واپس جانا چاہئے تہا مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ سپاہ مذکور نے بوجہ کمال زرخیزی ملک اور نومسلموں کی تعداد بڑھانے کی غرض سے اپنے وطن کو واپس جانے سے انکار کیا - یہانتک کہ اُنکو حاکم نے واپس جانے پر مجبور کیا تو اُس عربی سپاہ نے - عربی - عجمی سوداگروں اور دیگر مسلمانونکو شامل کرکے شہر کی خاص خاص منڈیاں لوٹ لیں - حاکم شہر نے فصیل میں چھپکر اپنی جان بچائی - آخر کار سب سنگ خاقان چین سے عرب سپاہ کو ملک میں رہنے کی اجازت مل گئی - مختلف شہروں میں اُنکے رہنے کے لئے گہر دئے گئے - زمین دی گئی چینی عورتوں سے شادی کرکے نومسلموں کی ہزار دنسی لیکر لاکہوں تعداد بڑہی - نومسلم اپنا وطن چہوڑ چہوڑ کر صوبجات شانسی کانسوی و دیگر مقامات پر آباد ہوئے - ان نومسلموں کی ترکی زبان میں "تنگان" کہتے ہیں اور اسی نام سے پکارے جاتے ہیں - یہ چینی مسلمان کاروبار تجارت سے بڑی رغبت رکہتے تھے - علم میں بہی کمال حاصل تہا - انہیں بڑے بڑے فقیہہ محدث و بلند لوگ گذرے ہیں معاملات تجارت میں اُنکی راستبازی تمام وسط ایشیا میں مشہور تہی - انکو خاقان چین کے دربار میں بڑے بڑے عہدے بہی عطا ہوتے تھے جو تواریخ دیکہنے سے متعدد نام ملینگے چنانچہ ایک اُن میں سے عبدالرحمن نامی بہی تہا جو ۷۶۲ء میں خزانہ شاہی کا وزیر مقرر ہوا تہا جسکو ٹیکس وصول کرنیکے اختیارات دے گئے تہے - مگر چین میں مسلمانونکی آمد و رفت رسول مقبول صلعم کے زمانہ ہی سے شروع ہوگئی تہی چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابو کبشہ صحابی جنکا مزار مبارک بہی چین شاید مقام کینٹن میں ہے تشریف لائے تہے جنکو آنحضرت نے بطور سفارت و دعوت اسلام کے واسطے روانہ کیا تہا - اُسیوقت سے مسلمانونکا سلسلہ آمد و رفت جاری رہا + خاکسار وصی الدین احمد کاکوروی لکہنؤ

مخدوم بندہ تسلیم آپکے استفسار مندرجہ اخبار وکیل کا جواب حسب ذیل ہے خلیفہ منصور خلیفہ بغدادی ۷۵۸ء میں چار ہزار عرب فوج امداد کو روانہ کیا تہا اور دیوار اعظم چین کی دو سو چالیس برس پیشتر حضرت مسیح علیہ السلام کی فغفور چینک واٹی نے تعمیر کیا تہا - قاضی محمد اکبر وکیل مقام بلیا ضلع بلیا

علم - ترا فتح از دد آید ز علم + علم صفات الہیات الٰہی میں سے ایک صفت ہے کہ انسان کو حیات ابدی بخشنے والی زندگی میں روح ڈالنے کو خزانہ قدرت سے ایک شمہ اُسکا عطا ہوا ہے جیسا کہ ارشاد ہے وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) اسی لئے اس صفت الٰہی کی زیادتی و ترقی کیواسطے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ہے (اللھم زدنی علما) پس ہر ایک شی کی عظمت و جلالت باعتبار اُسکے علم کے ہے - اللہ کی عظمت و کبریائی بہی سب پر اسکے غیر متہی علم سے ہے - ہر ایک چیز کے ذرہ ذرہ کی اُس علیم و خبیر کو علم و خبر ہے (شعر) بر و علم یک ذرہ پوشیدہ نیست + کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست + و جیسا ہی ہر ایک انبیاء و اولیا و اکابر کی فضیلت بلکہ تمام انسان کی شرف و بزرگی باعتبار اُسکے علم کے ہے اور انسان کو جو اشرف المخلوقات کی شرف و بزرگی تمام مخلوقات پر حاصل ہے وہ علم ہی کی وجہ سے ہے حیوانیت و انسانیت میں حد فاصل علم ہی ہے - ظلمت حیوانیت و بہیمیت کا روشن چراغ یہی علم ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تمام قرآن مجید و حدیث نبوی فضایل علم میں بہرے ہوئے ہیں اور بابا آدم سے اسوقت تک ہر خاص و عام اسکی بزرگیوں پر ایمان لائے ہوئے ہیں - اور انسان کا باقی باللہ و حیات ابدی پانا دینی و دنیاوی صلاح و فلاح کا اُسپر منحصر ہونا یقین کئے ہوئے ہیں - (شعر) ترا علم در دین و دنیا تمام + کہ کار تواز علم گیرد نظام + اب یہ جاننا چاہئے کہ علم متداولہ کے کتنے اقسام ہیں - اور وہ کونسا علم ہے جسپر ہماری تمام امور دینی و دنیاوی کی صلاح و فلاح موقوف ہے پس اولاً علم کے دو قسم ہیں آلی اور غیر آلی - اور یہ بہی دو حال سے خالی نہیں یا تو کل علموں کا آلہ ہے یا بعض علموں کا آلہ ہے جیسے صرف و نحو - میں اسوقت اس سے قطع نظر کرکے جو کل علموں کا آلہ اور منطق کے نام سے موسوم ہے اُسکے متعلق کچہہ اپنی رائے ناقص عرض کرنی چاہتا ہوں سو اگر قبول افتد زہے عز و شرف) الا اپنی ذی آلہ کا تابع اور تابع کا متبوع پر اطلاق صحیح ہے مولی القوم منہم مشہور قول ہے لیکن صرف ان اطلاق لفظی کیوجہ سے آلہ کو ذی آلہ اور تابع کو متبوع سمجہنا یا اُسپر ترجیح دینا سخت غلطی ہے ذہن کو خطائے فی الفکر سے بچانا ہم جسکی تعریف کریں اُس علم کا نتیجہ یہ ہو کہ ہم خادم کو مخدوم اور مملوک کو مالک سمجہیں یا اُسپر ترجیح دیں تو تعجب ہی تعجب ہے (کان مملوکی فاضحی مالکی + ان ھذا من اعاجیب الزمن) اور ایسا ایسی صریحی اور بدیہی باتونمیں ہمارا ذہن خطا ہی کیا کرے تو ہم ضرور کہینگے کہ ذہن کو خطا فی الفکر سے بچانا جس علم کی غرض تہی اُسکا حاصل ہونا کیا معنے بلکہ معاملہ ہی برعکس ہوگیا - اور اس سے زیادہ افسوس اسپر ہے کہ ہم اپنی عمر عزیز کے معتدبہ اوقات گرانمایہ کو آلہ کی تحصیل میں ایسے طور صرف کردیں کہ ذی آلہ تک رسائی کا موقع ہی نہ ملے یعنے سفر حج میں اپنی سواری ہی کے علوفہ و پرداخت میں منزل مقصود کو بہول جائیں (شعر) حالت پہ اُس مسافر بیکس کے روئیے + جو تھک گیا ہے بیٹھ کے منزل کے سامنے + رہا علم غیر آلی وہ بہی دو حال سے خالی نہیں عملی ہے یا نظری پس علم عملی کے اقسام کو قلم بند کرنا گویا غیر ممکن کو احاطۂ تحریر میں لانیکا دعوی کرنا ہے اسلئے کہ علم عملی تو واقع میں فنون کے علم کا نام ہے اور فنون بیحد و شمار ہیں پس اُن کے علم بہی بیحد و بیشمار ہونگے مگر علم عملی وہ علم ہے کہ دنیا کے ساری کاروبار کا دارمدار اسی علم پر ہے - اگر اس علم کا مادہ انسان میں نہوتا تو اس عالم کے سارے کارخانہ درہم و برہم نظر آتے سارا جہان سُن سان میدان ہو کا مکان بنجاتا انسان کا اپنی زندگی کو انسانی طریقے پر بسر کرنا محال ہو جاتا کہانے کو قسم قسم کی لذیذ غذائیں پہننے کو اچہی اچہی پوشاکیں رہنے کو عمدہ مکانات برتنے کو طرح طرح کے ظروف و آلات اسی طرح سے اور بہی کروڑوں چیزیں جو ہماری عافیت و آرام کی ہیں اسی علم عملی کی بدولت نصیب ہوتی ہیں - ریل - تار - کل - گہڑی اسکے علاوہ اور بہی صدہا چیزیں ایسی ہیں جنکی حقائق کے دریافت میں ہمارے عقول بوجہ عدم علم کے چکراتے ہیں - مگر یہ سب اُسی علم عملی کے حیرت انگیز و تعجب خیز نتائج

نقشہ

جناب علی رشوال

تقطیع ۲۲ - ۲۲ انچ طول ۲۲ انچ

عرض پایہ نقشہ تحسین پایا

خوشنمائی اور صحت سے چھاپا

ہے - جسکے نقشہ میں موجود ہیں اور

سبھی نقشوں سے تمام نقشوں میں

ہیں - تمام نقشوں اور صفائی

صحت و خوبی میں جناب رشوال

میں نرالا ہے - بڑے کے

کے حالات پڑھنے کے لائق

اس نقشہ کا استعمال لازمی

ہے - علاوہ ازیں آرائش

مکان کے لئے نہایت عمدہ

ہے - قیمت صرف

پچھلے مئی کے مہینے میں ہماری پڑوس میں ایک بچہ کو ہیضہ ہوگیا - اور ڈاکٹروں نے اسکی صحت یابی سے صاف جواب دیدیا میں چیمبرلین کی دوائی ہیضہ و قولنج و اسہال کی ایک بوتل ہمسایہ کے مکان پر لیگئی اور اُسی بتایا کہ اگر اس دوائی کا استعمال حسب ہدایات مندرجہ کیا گیا تو مجھے کامل یقین ہے کہ لڑکا شفایاب ہو جائیگا دو دن میں لڑکا بالکل بھلا ہوگیا اور اب وہ نہایت چاق چوبند اور مضبوط ہے میں بارہا اس دوائی کی استعمال کی لوگونکو سفارش کی ہے اور اسی جہانتک مجھے علم ہے ایک مرتبہ بہی خطا نہیں کی مرقومہ مسس کرٹس بیکر مقام بک والٹر - اودھ

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر اد دیا انگریزی ادویہ سے مل سکتی ہے

معدہ اور پیٹ کی خرابیونکا بہترین علاج - میں بیس برس سے دوا فروشی کا کام کرتا ہوں اور اس عرصہ میں تقریباً تمام مشہور مرکب ادویہ کے بیچنے کا مجھے اتفاق ہوا - ان سب میں مجھے چیمبرلین کی دوائی قولنج ہیضہ و اسہال کے برابر کوئی دوائی معدہ و شکم کی خرابیونکی مفید و موثر نہیں ثابت ہوئی - اسی دوائی سے میرے کنبہ کے دو آدمیونکو مہلک ہیضہ سے شفا ہوئی یعنے اپنے گاہکونکی پاس اسکی سینکڑوں بوتلیں بیچی ہیں جو سب کے سب اسکی تاثیر عجیبہ کے مداح ہیں میں ان بیمار یونکو ہمیشہ اسی دوائی کی سفارش کرتا ہوں اس مریضکو یقینی و سریع فائدہ ہوتا ہے اور طبیعت کسیطرح بدمزہ نہیں ہوتی" راقم اودھ بیوپ وکھنڈ ساکن کولبس گا - یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ سے مل سکتی ہے

ہیں۔ آن کی آن میں لندن کی خبروں کا ہندوستان میں پہنچنا گھنٹہ بھر میں کوسوں کی مسافت قطع کرنا ہم لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ اُسکی اصلیت کیا ہے۔ یہ ریل ہے یا نظر بندی کا کھیل ہے یا کوہ قاف سے کالے دیو کو لاکر انجن میں لاجوتا ہے۔ یا کسی بزرگ کی کرامت ہے یا کوئی اوتار ہے مگر یہ کوئی بات نہیں یہ سب اُسی علم عملی کی کرامتیں و کرشمیں ہیں۔ اب رہا علم نظری اُسکی دو قسم ہیں عقلی یا نقلی پس علم عقلی یا تو مفید یقین ہے یا نہیں جو مفید یقین نہیں ہے اُسکا کیا اعتماد ابھی ایک دلیل سے ہم حدوث عالم کو تسلیم کر چکے تھے کچھ دیر نہیں گذری کہ پھر ہم دوسری دلیل پاکر اُس عالم کے قدم کے قائل ہو گئے تصفیہ کچھ نہیں اور ہمیشہ کے لئے جہل مرکب کے جال میں پھنس گئے۔ اگلے حکما اربع عناصر کو بسیط ثابت کر چکے تھے آج اُنکے خلاف میں حکمائے زمانہ اُس عناصر کو مرکب ثابت کر رہے ہیں۔ علی ہذا القیاس صدہا چیزیں ایسی ہیں جنکو حکمائے سلف ثابت کر گئے تھے آج اُنکی دلیل کی نفی سُن رہے ہیں۔ اور جو چیزیں اُنکے نزدیک غیر مسلم نہیں وہ مسلم مانی جا رہی ہیں۔ اور جو چیز مفید یقین ہے جیسے علم حساب اسکو ہم نے بنیے کے لونڈوں کے لئے چھوڑ رکھا ہے سہ بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ اب اُن علموں کی تقسیم کے بعد جہانتک غور کیجئے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمامی علوم مذکورہ بالا ہمارے ظاہر امور کے خادم ہیں اور اُن کی مدد و اعانت گوشت پوست تک پہنچتی ہے مگر وہ علم کہ جس سے تکمیل انسانی ہو و اصلاح روحانی ہو یا جسکی وجہ سے شرف انسانی حاصل ہو اور انسانیت اور حیوانیت میں حد فاصل ہو وہ علم اخلاقی و مذہبی ہے البتہ اسی علم میں یہ صفت و قوت ہے کہ ہم کو رذایل بہیمیت سے پاک کر کے فضائل انسانیت سے آراستہ کر دیتا ہے اسی لئے اسلام نے اس علم کو انسانیت کی جان و آدمی کا ایمان قرار دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے جو بانئے اسلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انا مدینۃ العلم وعلی بابھا فرمایا ہے اور اللھم زدنی علما کی دعا فرمائی ہے پس جو قدر اور عظمت کہ اس علم کی ہونی چاہیے تھی وہ اسلام ہی نے کی ہے۔ یہ وہی علم ہے جسپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ فخریہ فرماتے ہیں سہ رضینا قسمۃ الجبار فینا ۔ لنا علم وللجہال مال ۔ فان المال یفنی عنقریب وان العلم باق لا یزال ۔ یہ وہ علم ہے کہ جسکے جاننے والے العلماء ورثۃ الانبیا کے شرف وراثت سے مشرف ہو کر ہم لوگوں کو ارشاد فرماتے ہیں سہ میراث پدر خواہی علم پدر آموز ۔ یہی وہ علم ہے جسکی عالم کو بارگاہ عالیہ سالت سے (العلماء امتی کالانبیاء بنی اسرائیل) کا معزز خطاب دیا گیا ہے یہی وہ علم ہے جسکے ماہر کو (فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد) کا بہادرانہ لقب دربار نبوت سے ملا ہے۔ یہی وہ علم ہے جس سے شرف انسانی و تکمیل بشری ہو کر انسان مخزن محاسن اخلاق الٰہی و منبع مکارم اوصاف ناتناہی سہ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ کا مصداق بنجاتا ہے۔ اسلئے اسلام نے علم سیکھنا فرض کر دیا ہے۔ (طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ) اور اُسکے ساتھ یہ تاکیدی حکم ہوتا ہے کہ (اطلبوا العلم من المھد الی اللحد) اور یہ تاکید صرف زبانی نہیں کہ ابتدا عمر سے لیکر انتہا عمر تک اسکی طلب میں رہو۔ بلکہ تاکید مکانی (اطلبوا العلم ولو کان بالصین) بھی ہے یعنی اپنی حکمت گم شدہ کی تلاش میں و علوم متنوعہ کے طلب میں نئی یا پرانی دنیا میں جرمن و جاپان میں جاؤ۔ غرضکہ معرفت یقینی و معرفت حق اللہ و حق العباد و ترقی تمدن و اصلاح امور دینی و دنیاوی بلکہ انسانی زندگی علم پر موقوف ہے۔ خداوند ہم لوگوں کو توفیق دے کہ ہم اس چشمہ حیات سے حیات ابدی و زندگی سرمدی عطا کرے۔

حافظ محمد عثمان طالب علم عربی جماعت دوم مدرسہ امدادیہ درسینگ

تعبیر رویا۔ اے حضرات ناظرین اخبار وکیل آپ میں کوئی تعبیر رویا بیان فرما سکتے ہوں تو وکیل میں بنام گرامی معہ پتہ درج فرما کر ممنون فرماویں۔ راقم۔ خریدار اخبار وکیل نمبر ۱۴۶۳

کراچی میں جلسہ فتح پریٹوریا۔ اور امیر المومنین کی تقرری جوبلی کے جلسہ کی تیاریاں۔ بعد تقدیم ماہ جبانگہ الارجون کو بتقریب خوشی فتح مہم ٹرانسوال مسلمانان کراچی نے عیدگاہ عام میں ایک بڑا جلسہ منعقد کیا جسمیں عوام و خواص اہل اسلام حاضر تھے اور علماء شہر کراچی نوبت بنوبت زیب ممبر ہو کر اپنی پر تاثیر تقریروں سے سامعین کو مبتہج اور مسرور کرتے رہے اور ختم مجلس بدعائے ترقی دولت ابد پیوند و کٹوریہ و شکر فتح پریٹوریہ ہوا اسی شب کو کل مساجد روشنی سے منور ہوئیں اور ہر ایک محلہ کے پیش نماز اپنی اپنی مسجدوں میں کلمات دعائیہ سے اپنی عادل سرکار کو یاد کرتے رہے اسیطرح ۱۳ اگست کو اپنے خلیفۃ المسلمین امیر المومنین سلطان المعظم خلد اللہ سلطنتہ و سلطانہ کے مسند خلافت پر پچیس سال تمام ہونیکے تقریب پر ایک بڑا عام جلسہ مقرر کرینگے اور اُس جلسہ کی بنا اور تعیین کی اب سے سعی اور کوشش ہو رہی ہے کل اخبارات بمبئی میں انبعاث امر ہذا کے لئے ہر ایک شہر کے مسلمانوں کو تاکید اکید اور قدغن شدید کیجاتی ہے لہذا میں بھی امیدوار ہوں کہ اس مضمون کو آپ اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جاریکر اس کار خیر کی دلالت کریں اور الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق بنکر محرر ہذا کو ممنون اور مشکور فرماویں گے۔ العبد الراقم موسی ابراہیم روغن فروش خریدار وکیل کمپ کراچی۔

کہاں ہیں ممبران کمیٹی ہمدرد حیوانات ہند۔ اسار ڈھ ۱۹۵۷ سمت ۸ کو مایسر کوٹلہ جانیکا اتفاق ہوا۔ اسٹیشن دہوری سو گھوڑا گاڑیاں سنگرور کو جاتی ہیں اور یکہ بھی جاتی ہیں اور کوٹلہ کو صرف یکہ جاتی ہیں اور کوٹلہ سو نابھہ اور لودیانہ کو یکہ اور گاڑیاں جاتی آتی ہیں۔ عین بارہ بجے دنکے دھوپ اور گرمی کا وہ عالم ہوتا ہے کہ چیل انڈا چھوڑتے ہی اور گھوڑے گرمی کے مارے کھڑے کھڑے ہانپ رہے ہیں گھاس دانہ اور پانی کے قحط نے اور بھی انکو پوست اور استخوان بنا رکھا ہے یکہ والے ظالم ایک یکہ میں آٹھ نو آدمی کی بھرتی پوری کرتا ہے انپر سمیت تین کو آگے بٹھلاتا ہے اور پانچ کو یکہ میں ٹھونستا ہے اور ایک غریب کو یکہ کے نیچے اسباب میں ٹیڑھا کر کے لٹا لیتا ہے اور خوش و خرم ہو کر گھوڑے کے ایڑ پر ایڑ لگاتا ہے گھوڑا بیچارا بحال زار دوڑتا ہے آخر ایک روز سڑک پر گر کر مر جاتا ہے اور یکہ الٹ جاتا ہے مسافر کوئی بچا کسیکے چوٹ لگی اپنا اپنا اسباب اپنی کمر پر لاد کر چلتے ہیں کرایہ ایک پیسہ واپس نہیں دیتے کسی نے تکرار کیا تو اُس بھلے مانس کے دو چار یکہ بانوں نے ملکر عزت اتار دی پولیس کے طوالت اور اپنی ہر جگہ خیال سے کوئی دم نہیں مارتا۔ پولیس کے اغماض سے انکو ہر ایک طرح کے ظلم کی جرأت ہو جاتی ہے یہی حال بلکہ اس سے بدتر گھوڑا گاڑی کا ہے لودیانہ سے کوٹلہ کو ایک گاڑی پر تیس آدمی سوار دیکھ گئے ہیں ہماری مہربان گورنمنٹ انسان اور حیوان دونوں پر ظلم ناروا رکھتی ہے یقین ہے کہ خبر پہنچنے پر کامل تدارک ہوگا

ابراہیم حسین۔ الرنوادہ

نماز استسقا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرف سے یہاں چنوٹ ضلع جھنگ میں یہی اشتہار آئے تھے کہ یکم جولائی کو تمام پنجاب میں صلوۃ الاستسقاء بجمیع دنکے بخلوص دل ادا کیجاوے لہذا حسب تحریر آج یکم جولائی بروز یکشنبہ عیدگاہ کے میدان میں بجمیع صبح سے جماعت کثیر نے نہایت ہی خلوص دل سے درگاہ رب العالمین میں تضرع کی اور نماز ادا کی گئی خلقت کا بہت ہی ہجوم تھا اور تین بجے تک پڑھینگے خداوند کریم حاجتوں کی دعا قبول فرماوے۔ گرمی اور آندھیوں کی نہایت شدت ہے گیہوں ۱۲ سیر فی روپیہ ہے سوالیوں کا اسقدر کثرت ہے کہ ایکدم فرصت نہیں لینے دیتے لیکن ہیں سب مسلمان کہیں کسی ہندو کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ اللہ جلشانہ اپنا رحم کرے۔ گذشتہ سال وکیل میں تحریر تھا کہ لائل پور سے ملک دال تک ریلوے لائن تیار کیجاویگی کوئی صاحب اُسکی پوری کیفیت سے واقف ہوں تو اطلاع دیویں کہ کب بنیگی اور کدھر سے آویگی۔

ایک ہر دلعزیز پوسٹماسٹر۔ ضلع گوجرانوالہ تشریف رکھتے تھے۔ اس عرصہ میں جسقدر دیانت۔ امانت کشادہ پیشانی ہر دلعزیزی سے انہوں نے اپنے فرائض کو سرانجام کیا ہے وہ خاص انہی کا حصہ ہے۔ خصوصاً قوانین محکمہ ڈاک کی اعلیٰ درجہ کی پابندی کیساتھ عوام کو خوش رکھنا بلکہ انکو نہایت نرمی اور احسن طریق سے قواعد کی پابندی پر لے آنا منشی صاحب موصوف ہی کا کام ہے آپکی ہمت مردانہ اور وضع کی پابندی کیلئے اس قسم کی تھی۔ کہ اعلیٰ سے اعلیٰ دوست یا جلیل المرتبت شخص کیوں نہ ہو یہ جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ کہ کسی قسم کی بیجا طرفداری کے لئے درخواست کرے بلکہ انکی مقدس طبیعت ہی ملاحظہ کر کے اور دلائل سنکر سر تسلیم خم کر کے چلا جاتا تھا باوجود اس قسم کی بے لاگ طبیعت کے ہر دلعزیزی میں دعوی کیساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ اس نظیر کا پوسٹماسٹر ملنا مشکل ہے کیونکہ کوئی شخص ایسی عزت کیساتھ نہ تھا کہ پبلک نے اُسکی تبدیلی پر جلسے کی صورت میں اظہار افسوس کیا ہو پنجاب

ہندوستانکی خبریں

حیدرآباد کے مشہور عرب رئیس سلطان نواز جنگ بہادر اپنی عرب ریاست کے دورہ کے لئے حضرموت تشریف لے گئے ہیں۔

توپوں کی گاڑیاں بنانے کے سرکاری کارخانہ کے ساڑھے تین سو کاریگروں نے جنمیں عیسائی۔ ہندو مسلمان سب شامل تھے۔ پچھلے ہفتہ سپرنٹنڈنٹ کی سختی اور مزدوری کی شرح کم کردیئے جانے سے ناراض ہوکر کام چھوڑ دیا۔ مگر دو دن بعد رضامند کرلئے گئے۔

لاہور کے بشپ پادری لیفرائے صاحب نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے مذہبی مباحثہ کرنے سے بوجوہات معقول انکار کردیا ہے۔

جالندہر میں سکھوں اور آریوں کے درمیان فساد ہوجانے کی خبر محض غلط تھی۔ ٹربیون نے خالصہ اخبار کے ظاہر کردہ خطرہ کا ایک تمسخرانہ تحریر میں مضحکہ اڑایا۔ اور اخبار عام نے اسے سچ سمجھکر فساد کی خبر شائع کردی۔

پورانے انگریزوں کی ہندوستانیت ۔ بنگالی شاکی ہے۔ کہ اسکے ہمقوم انگریز بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ ایک زمانہ تھا جب انگریز ہندوستانی بننے کی کوشش کرتے تھے۔ جنرل اسٹوارٹ کا حال بیان کرتا ہے۔ کہ وہ اسقدر برہمنوں کے احکام کی تعمیل کرتے تھے کہ ہندو اسٹوارٹ مشہور ہوگئے تھے آگرہ میں تعینات تھے تو روزمثل ہنود جمنا نہانے جاتے تھے۔ برکارڈٹ بدعون کی پوشاک پہنتے تھے۔ اور بالکل عرب معلوم ہوتے تھے بنگال سولسروس کے ممبر ہال ہیڈ صاحب ہندوستانیوں میں بیٹھکر حقہ پیا کرتے تھے۔ افسوس وہ زمانہ بدل گیا۔ کون نہیں جانتا۔ کہ پورانے زمانہ میں انگریز ہندوستانیوں سے محبت کرنا باعث فخر سمجھتے تھے۔ براتوں میں جاتے تھے۔ دعوتوں میں شریک ہوتے تھے۔ مگر وہ زمانہ وہ تھا۔ جب ہندوستانیوں ہی کی سوسائٹی انگریزوں کو نصیب ہوتی تھی۔ اب تو ہر ضلع میں کلب گھر موجود ہے۔ بڑا صاحب چھوٹا صاحب کپتان صاحب اور ان کی میمیں اپنا وقت خوش گپیوں میں صرف کرتی ہیں۔ ہندوستانی رئیس کے گھر پر اگر جاتے بھی ہیں تو ہندوستانی وضع کا کھانا نہیں کھاتے۔ بلکہ کلنر اور ولیر یو کے دوکانوں کے کھانے کی فرمایش ہوتی ہے۔ وہ زمانہ کہاں ہے۔ جب بنٹ صاحب کے ایسے لوگ مکٹ پہنکر تیل بچوانے کے خواہاں ہوں۔ ہمارے اہل ملک خوشامد کرنے اور انگریزوں کی بری سے بری رسم کی تقلید کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ اور انگریز ہیں کہ ان کو سرکاری کام اور اپنی سوسائٹی سے مہلت نہیں ملتی ہے۔ کہ ہماری شریک ہوں۔

قیصرہ ہند کے میر منشی و سکرٹری منشی عبدالکریم صاحب کے والد خان بہادر ڈاکٹر وزیرالدین خان صاحب آگرہ میں فوت ہوگئے۔ آپ مشہور ڈاکٹر تھے۔

کشمیر میں استحاناً عربی گھوڑیاں اور گھوڑے اور خچروں کی افزایش کے لئے اسٹڈ قائم ہوگا۔

چند روز ہوئے کہ شاہ گنج ضلع جونپور میں ایک سخت واقعہ ہوا ایک ہاتھی ایک برات کے ساتھ مست ہوگیا۔ شہر میں ۲۵ آدمیوں کو مقتول و مجروح کیا۔

مسودہ قانون انتقال اراضی پنجاب کے متعلق نواب محمد حیات خانصاحب بھی بطور زاید ممبر لیجسلیو کونسل میں شامل کئے گئے ہیں۔ پنجاب لیجسلیو کونسل میں مسٹر ٹیپر فنانشل کمشنر۔ مسٹر ڈوی چیف سکرٹری اور راجہ سورج کول صاحب ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

نواب لفٹنٹ گورنر مغربی شمالی نے تین گریجوائیٹ اس سال پروبیشنر ڈپٹی کلکٹر مقرر فرمائے ہیں۔ جنمیں اب پہلی مرتبہ ایک مسلمان منشی فضل احمد صاحب ایم۔ آے۔ بھی شامل ہیں۔ یہ تینوں امتحان مقابلہ کے ذریعہ منتخب کئے گئے ہیں۔

جبلپور اور آرہ کے مابین ریلوے لائن پر اس کثرت سے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ لائن کے حصہ مذکور کو اسبارہ میں خاص شہرت حاصل ہوگئی ہے۔ حکام مدت سے انکا سبب دریافت کرنے کی فکر میں تھے۔ لائن کے قریب جابجا خفیہ نگران مقرر کردیئے گئے۔ جنہوں نے پچھلے مہینہ خود ایک ریلوے ملازم کو ٹرین کے گرانے کے لئے پٹری پر پتھر وغیرہ رکھتے ہوئے گرفتار کیا۔ ملزم سرشن سپرد کیا گیا ہے۔

ہندوستان کے صیغہ جنگ نے چینی مہم کی فوج کی ہدایت و آسانی کے لئے چین کے صوبہ چیلی کا جسمیں پیکن ٹینٹسین اور ٹاکو واقع ہیں نقشہ شائع کرکے چین کی فوجی جمعیت کی مختصر کیفیت بھی درج کردی ہے۔ اسکے مطابق صوبہ مذکور میں ایک لاکھ چینی فوج موجود ہے۔ جسمیں سے کم از کم تیس ہزار جدید ماسر رائفل سے مسلح ہے۔ یہ رائفل چینی کارخانوں میں بتعداد کثیر تیار ہورہی ہے۔ اس فوج میں سات ہزار فوج چیدہ ترین ہے۔ جسکے پاس توپخانہ عمدہ ترین کرپ توپوں کی بھی ہیں۔ صوبہ مذکور میں جولائی سے اگست تک دریاؤں کی طغیانی اور بارش کی کثرت سے کل علاقہ دلدل بن جاتا ہے۔ اور ان مہینوں میں آمدورفت قریباً ناممکن ہوجاتی ہے۔ ستمبر سے زمین خشک ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور واقعی فوجی کارروائی غالباً اسیوقت شروع ہوگی۔ ٹنٹسین بندرگاہ ٹاکو سے ۳۵ میل اندر اور پیکن ۱۱۵ میل دریا پیہو پر واقع ہے۔ ٹاکو سے پیکن تک پونے پانچ فٹ عریض پٹری کی دوہری ریلوے لائن ہے۔

روسی سائبیرین ریلوے پر جو سنہ ۱۹۰۲ء میں بالکل مکمل ہوجائے گی عموماً ڈیڑھ لاکھ مزدور ہمیشہ کام کرتے رہتے ہیں۔ اسکی تعمیر سنہ ۱۸۹۱ء میں شروع ہوئی۔ اور کام ایک ہی وقت کئی جگہوں سے شروع کیا گیا۔ بعض اوقات ایک ایک دن میں پونے چار چار میل لائن تیار کیگئی۔ اسکا طول ایک ہزار میل سے متجاوز ہے۔ خرچکا اندازہ تین کرور اسی لاکھ پونڈ کیا گیا تھا۔ مگر واقعی خرچ اس سے بہت زیادہ ہوا ہے۔ اس لائن کی تکمیل پر مشرق الاقصے میں روس کی طاقت اسقدر بڑھ جائے گی۔ کہ پھر جاپان وغیرہ۔ یا کسی اتحاد سے اوسے کچھ خوف نہیں رہیگا۔

بمبئی میں ایک نوعمر راجپوت فرضی مہاراجہ جودھپور بننے کے جرم میں ماخوذ ہے۔ مجرم کا بیان ہے کہ میں ہی مہاراجہ ہوں اور رانی سے خفا ہوکر چلا آیا ہوں۔ اسنے ایک شخص سے کرایہ کے لئے دو روپیہ لئے اور سردار عمر جمال کے مکان پر بمبئی میں فروکش ہوا۔ مگر مہاراجہ پرتاب سنگھ کی تار سے معلوم ہوگیا کہ یہ کوئی فریبی ہے۔ ملزم شناخت کے لئے اپنی درخواست پر جودھپور بھیجا گیا ہے۔

بارش اس ہفتہ شمالی ہندوستان کے تقریباً کسی حصہ میں نہیں ہوئی۔ مونسون کا رخ کہا جاتا ہے کہ اب بنگال

سراحسن اللہ خان نواب ڈھاکہ کی بیگم صاحبہ فوت ہوگئی۔ شہر کے تمام یورپین۔ ہندو و مسلمان معززین نے تعزیتی جلسہ کیا۔

مردم شماری کے لئے گورنمنٹ بقول خود مفت کام لینے پر بالکل مجبور ہے۔ ورنہ خرچ بہت ہی بڑھ جائے۔ پچھلی مردم شماری میں صرف صوبہ بنگال میں تین لاکھ چالیس ہزار شمار کنندگان سے کام لیا گیا۔

ترکستان گزٹ روسی اخبار نے ایک جرمن اخبار کے حوالہ سے لکھا تھا۔ کہ روس نے ایران میں روسی سرحد سے براہ تبریز و ہمدان بندر عباس تک ریلوے لائن بنانی شروع کردی ہے۔ جو سنہ ۱۹۰۳ء میں مکمل ہوجائیگی۔ جب اسکا انگریزی اخبارات میں چرچا ہوا۔ تو ترکستان گزٹ نے لکھا۔ کہ ہم اس خبر کے راوی نہیں۔ نہ اسکی صداقت پر مصر ہیں۔ اس انکار پر پاونیر بہت خوشی ظاہر کرتا ہے۔ مگر اسکی یہ خوشی درست نہیں۔ کیونکہ ترکستان گزٹ سے بھی زیادہ معتبر راوی مخبر ہے۔ کہ روسی متذکرہ صدر لائن کی تعمیر کا پختہ عزم رکھتے ہیں۔ ہمصر جبل المتین کا مقامی نامہ نگار کریمان سے دلی افسوس کے ساتھ اطلاع دیتا ہے۔ کہ روسی انجنیر راستہ کی پیمایش اور دیگر تمہیدی کاموں میں بڑی سرگرمی کے ساتھ مصروف ہیں۔ پس گورنمنٹ پر واجب ہے۔ کہ ترکستان گزٹ کی نوشتہ منفیہ سے جسے پاونیر تسلیم کرتا ہے۔ بیفکر نہ ہوکر اس زبردست روسی چال کا حتی الامکان جلد تدارک کرے۔

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ جو دفتر اخبار وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۲- جولائی سنہ ۱۹ء ۳۳۲ ۱۱

س سید ولایت حسین صاحب وکیل - جہانسی - تین روپیہ (۳ر) منشی برکت علی صاحب جمعدار ملازم سرکار جنید - متعینہ کوٹھی شہر انبالہ - آٹھ آنہ (۸ر) -

میزان کل سابق ۶۳۲ ۳

سلطان المعظم کی بے نظیر فیاضی ترکی سلاطین کے لئے ان املاک و اراضیات کی آمدنی کے علاوہ جو ملک سلطانی چلی آتی ہیں ملکی خزانہ سے دس لاکھ پونڈ سالانہ عام مصارف کے لئے اور دس لاکھ پونڈ خرچ قہوہ کے نام سے مصارف خوراک وغیرہ کے لئے مقرر ہیں - خاندان شاہی کے دیگر اراکین اور اولاد سلطانی کے وظائف اس سے ماسوا ہیں - یہ صرف سلطان کی ذات کے لئے مقرر ہیں - مگر کئی سلاطین اس تین کروڑ روپیہ سالانہ کی رقم پر اکتفا نہ کرکے جو تمام شاہانہ عالم کے وظیفوں سے بڑھکر ہے - کل خزانہ کو اپنا ذاتی مال سمجھتے رہے ہیں - اس اسراف و خیانت کی وجہ سے سلطنت کو کچھ کم نقصان نہ اٹھانے پڑے - لیکن آفرین ہے سلطنت عثمانیہ کے موجودہ فرشتہ سیرت اور قوم و ملک کے سچے خیر خواہ فرمانروا کو - کہ اسنے اول ہی سے سالانہ وظیفہ میں تقریباً ۳/۴ کی کمی کر دینے پر ہی اکتفا نکر کے - اپنی باقیماندہ آمدنی میں سے بھی ہر سال اسقدر روپیہ اشاعت تعلیم - قیام شعائر مذہبی - درستی افواج و شوارع اور استحکام ملک و ملت پر خرچ کیا ہے کہ اسکی میزان پچیس سال میں ایک کرور آٹھ پونڈ سے تجاوز ہو گئی ہے - الغرض سلطان المعظم نے اپنے اعمال و افعال متواترہ سے کل دنیا پر روشن کر دیا ہے کہ خلفاء راشدین کے بعد بہت کم نے خلافت و بادشاہی کے فرائض اور ذمہ داریوں کو ایسی عمدگی سے سمجھا اور سرانجام دیا ہے - تخت پر بیٹھتے ہی آپنے خرچ قہوہ کو یکقلم ترک کر دیا - اور معمولی وظیفہ میں سے ساڑھے پانچ لاکھ چھوڑ دیئے - یعنے پہلے ہی دن ۱۵/۱۲ لاکھ پونڈ سالانہ کی رقم ضروریات ملک کے لئے بیت المال کے سپرد کر دی - اسکے بعد اپنی اولاد کے وظائف میں سے بھی بارہا معقول رقمیں تخفیف فرمائیں - اور جیب خاص سے متذکرہ صدر معقول رقم فقط ضروریات ملکی پر صرف کی - پرائیویٹ خیرات اور سلطنت کی بہتری کے لئے گرامی قدر مہمانوں کی میزبانی وغیرہ پر جو کچھ خرچ کیا وہ علیحدہ رہا -

البانیا کے ۴۲ مقتدا سرداروں اور علمانے بابین ہمایون میں بذریعہ تار عریضہ ارسال کیا ہے کہ وہ جلالت مآب کے لئے اپنی جانیں نثار کرنیکو تیار ہیں - پھر اطلاع دی کہ پچھلے سال بمقام ایپک تمام قبائل کے نائبین نے باہم صلح و امن کے ساتھ رہنے کے لئے جو قول و اقرار کیا تھا - اسکی اب پھر کر التصدیق و تجدید کی گئی ہے - سکرٹری دربار ہمایون نے اسکے جواب میں جلالت مآب کیطرف سے خوشنودی کا اظہار فرمایا -

سلطنت عثمانیہ میں یورپ کی طرح چوڑی پٹری کی ریلوی کا عرض ۱۵۰ سنٹی میٹر اور چھوٹی پٹری کی ریلوی ریلوی کا ۱۰۰ سنٹی میٹر ہے - حجاز لائن کی پٹری اسکے بین بین یعنے ۱۰۵ سنٹی میٹر رکھنے کا فیصلہ ہوا ہے - گاڑیاں بحری کارخانہ میں تیار کیجائینگی - مٹی کی کھودائی کے اوزار پچھلے مہینہ سے اس کارخانہ میں تیار ہو رہے ہیں - ریلیں یورپ سے خریدی جائینگی - کام شروع کرنیکے لئے سات انجن خرید کر لئے گئے ہیں -

جلالت مآب نے قسطنطنیہ میں یونیورسٹی قائم کئے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے - یورپین اصول و نمونہ پر یہ پہلی ترکی یونیورسٹی ہوگی - اسکے متعلق سب انتظام مکمل ہو چکا ہے - صرف مکان بنانا باقی رہتا ہے - لیکن اگر نئی عمارت کی عوض کسی موجودہ عالیشان عمارت سے جن کی قسطنطنیہ میں کچھ کمی نہیں - کام لیا جائے تو ایک تو کئی لاکھ روپیہ کی بچت ہو جائیگی - اور دوم یونیورسٹی کے قیام میں کوئی توقف نہیں ہوگا - عرصہ ہوا وکیل نے پہلے ہی اس مضمون کی تحریک کی تھی - اور ترکی اخبارات میں بھی اسکا اعادہ کیا گیا تھا - خوشی کا مقام ہے - کہ سررشتہ تعلیم نے اس مخلصانہ مشورہ کو بنظر استحسان دیکھکر آئندہ کے لئے یہ حکم تمام انسپکٹران مدارس کے نام جاری کر دیا ہے - کہ جہاں حسب مراد مکان مدرسہ کے لئے کرایہ پر مل سکتا ہو - وہاں بنیاد مدرسہ ہرگز نہ بنایا جائے - اور وہ رقم جو تعمیر پر خرچ ہوتی تھی اوسے اشاعت تعلیم پر خرچ کیا جائے - کانسٹکہ یونیورسٹی کی عمارت کے متعلق بھی آخری یہی رائے قرار پایا ہے - جلالت مآب کی تخت نشینی کے وقت کل سلطنت عثمانیہ میں چار اعلے ۲۵۳ درمیانی یعنے رشدیہ اور ۱۱۸۹۴۷ - ابتدائی مدارس تھے سلطان المعظم کے عہد میں چار اعلے ۱۶۰ رشدیہ ۵۵۰ اعدادیہ ۹۶۴۹ - ابتدائی اور دس نارمل مدارس آور ازلد ہوئے ہیں - پرائیویٹ مکاتب و مدارس اور کالج اس شمار میں داخل نہیں - قسطنطنیہ میں تخت نشینی کے وقت ایک پرائیویٹ مدرسہ تھا - اب سولہ ہیں -

حجاز ریلوے لائن کے لئے جو ریلوے پلٹن مرتب کیگئی ہے - اوسمیں چھ سو افسر اور سپاہی ہونگے - وزیر جنگ نے عثمانیہ سفراء کو کہا ہے کہ وہ ہر ملک کی ریلوے پلٹنوں کے نظم و نسق اور ترکیب و تیاری کے متعلق جملہ کوائف سے اطلاع دیں - اس فوج کے لئے امام بھی مقرر کئے گئے ہیں - سب سے پہلے جہانسے لائن شروع ہوگی - وہاں حسب ایکم سلطان

سفراء دول نے فنڈ مہاجرین کے خاص جدید ٹکٹ ٹیکس اور قبرستانوں کے متصل غیر مسلموں کو مسلمانوں کے سوا کسی کے پاس اراضیات و مکانات فروخت نکرنے کے حکم کے برخلاف پھر بالاشتراک اعتراض کیا ہے - پچھلے تین مہینوں میں خاص ٹکٹ سے ایک لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی - مردیانے محصول درآمد کی بیشی پر افسوس ظاہر کرکے اس مسئلہ پر ٹرکی سے پھر سلسلہ جنبانی کرنیکا مشاطہر کیا ہے - کہا جاتا ہے کہ ارمنی بطریق کو جو رعایتیں حالمیں دیگئی تھیں اُنکو بعد میں کسیقدر محدود کر دیا گیا ہے - جس سے وہ پھر ناراض ہو گیا ہے - اور اگر ان رعایتوں کو اصلی صورت میں بحال نکیا گیا تو شاید استعفا دیدے -

خدیو مصر نے اسکندریہ سے روانہ ہونے سے پیشتر جلالت مآب سے بندیہ تا قدوسی کے لئے قسطنطنیہ آنیکی اجازت مانگی - جو عطا کیگئی - اور وہ قسطنطنیہ حاضر ہو کر پھر آسٹریا اور انگلستان کو گئے -

سلطان مراکو کی نسبت انگریزی اخبارات لکھ رہے ہیں - کہ نخلستان توغات والگلی کے تنازعہ کے متعلق جس طریق سے وہ کارروائی کر رہا ہے اس سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ نوجوان سلطان اعلی پایہ کا مدبر ہے -

سلطنت عثمانیہ کے یہودی اینک ہسپانوی زبان بولتے اور لکھتے تھے - کیونکہ اونکا زیادہ حصہ ہسپانیہ سے ٹرکی میں آکر آباد ہوا تھا - اُنکے اماموں نے فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ ترکی زبان کو کل یہودی اپنی قومی و مادری سمجھیں - وہی اُنکے گھروں میں بولی جائے - اور اسی کے ذریعہ وہ آپسمیں خط و کتابت کریں چنانچہ اسکی تعلیم ہر یہودی کے لئے لازمی کیگئی ہے - یہ اس مربیانہ سلوک پر ممنونیت ظاہر کرنے کے لئے کیا گیا ہے - جو ترکی حکومت اور قوم صدیوں سے اس مغضوب و بدنصیب قوم کے ساتھ کرتی چلی آرہی ہے -

ترکی حکومت نے سلطنت کی تمام بڑے بڑے قصبوں میں زرعی انجمنیں قائم کرنیکا حکم دیا ہے -

یونان نے دول کے پاس شکایت کی ہے - کہ یونانی اشیا پر محصول درآمد بڑھا دینے سے ٹرکی نے اسکی تجارت کو بہت نقصان پہونچایا ہے -

حضرۃ الفاضل محرر جریدۃ الوکیل الغراء

عبداللہ بن المقفع - قد وقفت علی مباحثات جرت بین منشی المقتطف وبعض مکاتبیہ فی شان اسلام عبداللہ بن المقفع الکاتب الطائر الصیت وایم اللہ ما کنت احسب ان مسئلۃ مثل ھذا الکون معترکا لابطال الادب ودیۃ لسہام الافکار وکل ما فی ھذہ المباحث من طرق الاستدلال ودجوہ الحجج فھی عجائب بعضھا فوق بعض - تری احد الباحثین (حضرت شکیب ارسلان) یحتج علی اسلام ابن المقفع

بعبارة ابن خلكان وهي مستوعبة لتفصيل اسلامه وحجة لا تدفع ولكن لما كان الاباء اليسوعيين في بيروت ادخلوه في عداد شعراء النصارى يدا خله الشك في تاخذه الحيرة حيث ان امثال هؤلاء الافاضل كيف يظن بهم الوقوع في مثل هذا الغلط مع سعة مكتبتهم التي لا تقاس بها مكتبة وحينئذ يخابر احدا الاباء فيرد عليه الجواب بان معوله في ذلك كتاب ذهب من خاطره الآن ثم ان صاحب المقتطف مع هذا كله يؤيد مذهب الاباء ولكن لما لا يجد الى الاستدلال بالنقل سبيلا يضرب الصفح عن ذلك ويتعلل بلعل وعسى يقول ان موسخ الاسلام رمى عبد الله بن المقفع بالزندقة وفاضل مثل هذا يبعد ان يتهم بالزندقة لو كان مسلما وبعد ما يقضي وطره عن اثبات زندقته يستدل على نصرانيته بان الزنادقة كانوا مجوسا وعلماء المجوس اكثرهم تنصروا وما لوا الى النصرانية ثم يؤيد ذلك الدليل بانه كان يعرف اليونانية حيث ترجم كثيرا من الكتب اليونانية الى العربية !!!

فيا لضيعة الادب ان فاضلا كحضرة شكيب رسلان لا يعدو نظره ابن خلكان ولا يجد في اثبات مثل هذا الدعوى متشبثا غيره وان بارعا كالاب لويس شيخو لستنكف عن الادغان للحق ولستنصر بالنسيان وان فيلسوفا كصاحب المقتطف يحتج باستدلال هذه الحجج الواهية - واني اكشف عن جلية الحال حتى لا اترك لاحد مقالا فاما اسلام عبد الله بن المقفع فلسنا نحتاج في اثباته الى نصوص المتاخرين كابن خلكان وامثاله وهاك ابن النديم الذي هو في الرعيل الاول من قدماء المورخين نص على اسلامه في كتابه الفهرست[1] فقال اسمه بالفارسية روزبه وهو عبد الله بن المقفع ويكنى قبل اسلامه ابا عمرو فلما اسلم اكنى بابي محمد وقال الشريف المرتضى علم الهدى في كتابه الدرر الغرر روى ابن شيبة قال حدثني من سمع ابن المقفع وقد مر به بيت نار للمجوس بعد ان اسلم فلطمه - وتمثل وقال الصنعاني في العباب عبد الله ابن المقفع كان فصيحا بليغا وكان اسمه روزبه قبل اسلامه ويكنى بابي عمرو فلما اسلم تسمى بعبد الله وتكنى بابي محمد وفي كنية ما يغني عن المباحثة كلها فهل سمعت نصرانيا يكتني بابي محمد فاما اتهامه بالزندقة فله اسوة بكثير من السلاطين الملة الذين كانوا زعماء الزنادقة وهم من دعائم العلم - قال ابن النديم في كتابه الفهرست[2] ذكر من كان يرمى بالزندقة من الملوك والرؤساء قيل ان البرامكة باسرها الا محمد بن خالد برمك كانت زنادقة وكان محمد بن عبد الله كاتب المهدي زنديقا فاعترف بذلك فقتله المهدي قرأت بخط بعض اهل المذهب ان المامون كان منهم (وكذلك في ذلك) قيل كان محمد بن الزيات زنديقا انتهى ما قاله ابن النديم - والسر في ذلك ان اهل القرن الاول في الاسلام وكذلك الثاني كانوا يكرهون الفلسفة والعقليات الا الخواص منهم فكل من كان له مزيد اعتناء وميل مفرط الى العلوم العقلية كان العامة ترميهم بالزندقة -

واما ما استدل به صاحب المقتطف من انه ترجم الكتب اليونانية وهذا لم يكن لاجل ميله الى النصرانية ولا يستدل به على معرفته باللسان اليوناني فان الكتب التي ترجمها انما ترجمها من تراجمها التي كانت بالفارسية لا من اصلها اليوناني قال صاحب كشف الظنون تحت لفظ الحكمة[3] وكانت الفرس نقلت في القديم شيئا من كتب المنطق والطب الى اللغة الفارسية فنقل ذلك الى العربي عبد الله ابن المقفع وغيره وكذلك جعله ابن النديم وغيره في عداد النقلة من الفارسي الى

[1] طالع صحيفة ۱۱۸ - [2] طالع خزانة الادب المجلد الاول صحيفة ۳۳۸ - [3] طالع كتاب الفهرست صحيفة ۴۶۰ -

العربي طالع كتاب الفهرست صحيفة ۲۴۴ - (شبلي النعماني الهندي)

جناب ایڈیٹر صاحب مخدوم قوم

تسلیم - آپکے اخبار گہربار مورخہ ۲۵ جون میں ایک خط شیخ محمد شیرازی کا اسلامی خبروں کی ذیل صفحے کے حاشیہ میں درج ہے - جسمیں شیخ ممدوح ڈاکٹر زیرک حسین کے تقرر عہدہ کمانڈر انچیف ایران پر تمام ہندوستان کو مبارکباد دیتے ہیں اور اپنے استفسار کا تحریر فرمایا ہے - کہ کیا ڈاکٹر موصوف ہندی نژاد ہے - اسکے متعلق عرض یہ ہے - کہ ڈاکٹر زیرک حسین امروہہ ضلع مراد آباد کے رہنے والے ہیں - ڈاکٹر موصوف راولپنڈی میں قلیل تنخواہ پر فوج میں ڈاکٹر تھے - وہیں سے رخصت لیکر برائے سیر و سیاحت ایران گئے تھے - اتفاقاً شہنشاہ ایران کی نظر انپر پڑگئی - نے الفور بلاکر کمانڈر انچیف مقرر کردیا - جو فقط ڈاکٹر صاحب کی خوش قسمتی ہے - ڈاکٹر صاحب نے الیف - آئی - سی تک انگریزی پڑھی ہے - اور میڈیکل کالج آگرہ میں ڈاکٹری پڑھی تھی ابھی نوجوان ہیں - انکے والد اور چچا بقید حیات امروہہ میں ہیں - اور گھر میں بی بی بچہ بھی ہیں - ہم اس تقرر پر ہند کو خصوصاً امروہہ کو مبارکباد دیتے ہیں فقط راقم سید محمد حیات الحسن رضوی آنریری مجسٹریٹ

متعلق مقدمہ ملا عبد القیوم صاحب

گزشتہ تحریروں سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا - کہ کمیشن کے تیسرے اجلاس میں ملا صاحب کے وکیل نے سرکار کے مدعی بنائے جانے پر کمیشن کے روبرو اعتراض اٹھایا تھا - اگرچہ یہ عذر قانونی بنیاد پر تھا - اور بیرکار طرف ثانی کے پاس سرکار کے مدعی ہونے کا کوئی ثبوت منجانب سرکار موجود نہ تھا - مگر اسپر بھی مولوی محمد صدیق عماد جنگ پریزیڈنٹ کمیشن کی رائے اہالیان پلیگ کے حق میں تھی - انہوں نے خدا معلوم کس بنا پر خلاف قانون کارروائی کو ترجیح دیکر سرکار کا مدعی ہونا تسلیم کیا - ان حالات میں ملا صاحب کو اسکے سوا کوئی چارہ نہ تھا - کہ حکم کمیشن کا اپیل نواب مدار المہام سرکار عالی کی خدمت میں دائر کریں - کیونکہ ریاست کے عہدہ داران اور پلیگ ڈاکٹروں میں امور انتظامی کے اختلافات پر سرکار کو ایک فریق کا حامی قرار دینے سے زیادہ کوئی نقصان رساں کام ملا صاحب کے حق میں نہیں ہوسکتا تھا - اپیل کا یہ نتیجہ ہوا - کہ مدار المہام صاحب نے اسکو منظور فرماکر حسب ذیل حکم صادر فرمایا سرکار منصف اور حاکم ہے بہ تنسیخ تجویز کمیشن اہالی پلیگ کی مدعیت سے مقدمہ چلانا چاہئے - یہ حکم قریباً ڈھائی تین ہفتے سے مولوی عزیز مرزا صاحب ہوم سکرٹری کے پاس موصول ہوچکا ہے - مگر پلیگ ڈاکٹروں کی خوشنودی اس حد تک اہلکاران کو مدنظر ہے کہ ملا صاحب کی طرف سے مکرر سہ کرر یاد دہانی ہونے پر بھی حکم اپیل کے اجرا کی نوبت نہیں پہونچی -

اس ریاست کے اعلی عہدہ داران میں وطنی اور پردیسیوں کی دھڑہ بندی کے علاوہ بعض اہلکاروں کو انگریزی کارکنان ماتحت ریاست کی جنبہ داری اکثر اوقات مدنظر رہتی ہے - اُن کو اس بات کا خوف رہتا ہے - کہ مبادا یہ انگریز اہلکار اپنے بہائی بند انگریزی عہدہ داران کے ذریعہ ریاست کی شکایتیں حضور گورنر جنرل کشور ہند تک پہونچاکر ہماری خرابی کا باعث ہوں - چنانچہ موجودہ حکم کے جاری ہونے میں اس خوف کا بار بار اظہار ہوچکا ہے -

اس مقدمہ کے طول کھینچنے سے قطع نظر اسکے کہ ملا صاحب کو ایک قسم کی بیجا تکلیف ہو - ریاست کا بڑا نقصان ہو رہا ہے - ملا صاحب سات ماہ سے جوابدہی مقدمہ کے واسطے حیدرآباد میں وارد ہیں - ماہواری تنخواہ مع بہتہ برابر لئے جاتے ہیں - وکلاء فریق مخالف دو ہزار روپے سے زیادہ حق الخدمت سرکار سے لے چکے ہیں - اور اگر یہی حال رہا تو معلوم نہیں - کہ سرکار کو کسقدر مصارف کا متحمل ہونا پڑیگا - ملا صاحب نے حکم جاری نہ ہونے کی رپورٹ مدار المہام کی خدمت میں بھیجدی نتیجہ سے بعد میں اطلاع دیجائے گی - (راقم نامہ نگار)

سلطنت عثمانیہ کے کل اضلاع میں جایداد غیر منقولہ کے محاصل کی جدید تشخیص ہو رہی ہے - فقط اضافہ کے لئے نہیں - بلکہ جہاں انصاف مقتضی ہو - سابقہ محصول کو کم کرنے کے لئے بھی -

قیصر جرمنی نے شاکر پاشا کی سفارت اور ولیعہد کو نشان ہمایوں کی عطا پر سلطان المعظم کا بذریعہ ٹیلیگرام

تار کی خبریں

لندن ۲۸ - جون - **محاربہ چین** - خبر ہے کہ سفراء دول ایر الجر سیمور کے ساتھ ہیں - جو بمقام پت ساتانگ مورچہ بند ہے - جاپان نے ۲۵ جہاز فوج کو لیجانے کے لئے کرایہ لئے ہیں - ایر الجر سیمور کو کمک پہونچگئی ہے - وہ پیکن سے تعلق قائم نہ کرسکا - اسکی فوج کو بہت نقصان پہونچا - اب وہ ٹنٹسن واپس آرہا ہے - ایک روسی کرنیل دس ہزار مشترکہ فوج لیکر غالباً پیکن کو گیا ہے - گمان ہے - کہ پیکن کے متصل چالیس یا ساٹھ ہزار چینی فوج موجود ہے - ایر الجر سیمور کو تاریخ ۲۵ - جون کمک پہونچی اسکی فوج کے دو سو زخمی ٹنٹسن لائے گئے ہیں - چین سے خبریں نہایت مہمل اور متضاد آرہی ہیں - سفراء کے مقام موجودگی کا کچھ پتہ نہیں - ٹانکن کے چینی گورنر نے شنگہائی کے قونصلوں کو خبر دی ہے - کہ سفراء ۲۵ تک بخیریت اور صلح کی شرائط طے کر رہے تھے - ٹنٹسن کے چھڑانے میں انگریزی دستے کے چار قتل ۴۷ زخمی - اور جرمن دستہ کے ۱۱ قتل ۲۰ زخمی ہوئے - **محاربہ ٹرانسوال** - خبر ہے - کہ بویر مڈلبرگ کے قریب بہمیت کثیر مورچوں میں مقیم ہیں - **بغاوت اشانٹی** - ۲۵ - جون کو کوماسی کیطرف مسلسل لڑائی کی آوازیں سنائی دیتی رہیں - خدیو مصر اور انکے بھائی نے آج ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا تناول کیا - خاندان شاہی کے اکثر اراکین - لارڈ سالسبری - سردار ونگٹ - اور مسٹر رنل راڈ بھی موجود تھے - خدیو مصر کا کمال ادب و احترام کیا جارہا ہے -

لندن ۲۹ جون - **محاربہ ٹرانسوال** - پرٹیوریا سے ۲۸ - کی خبر ہے - کہ ۲۵ جون سے جرنیلان فرنچ و ہملٹن پرٹیوریا سے ۱۵ میل بجانب مشرق بویروں کی پوزیشن کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں - تین دن تک فریقین میں لڑائی ہوتی رہی - مگر ۲۷ - کی رات کو بویر اس جگہ سے ریلوے لائن کے برابر مشرق کیطرف غائب ہوگئے - انگریزی فوج کا نقصان ڈیڑھ سو جانوں سے کم رہا - امید ہے کہ جنرل بُلر آگے بڑھکر پیچھے ہٹتے ہوئے بویروں کو راستہ میں روک لینگے - ۲۸ - جون کو ہی لارڈ رابرٹس نے مراسلہ بھیجا - کہ غنیم سے چند خفیف معرکے ہوئے ہیں - اور کہ بویر باشندے ہتھیار حوالہ کر رہے ہیں -

محاربہ چین - ایر الجر سیمور کی فوج میں انگریزی دستہ سے ۲۵ قتل اور ۹۸ زخمی ہوئے اور کل فوج سے ۶۲ قتل اور ۲۱۲ زخمی ہوئے - سفراء ایر الجر کے ساتھ نہیں ہیں - مسٹر براڈرک نائب وزیر خارجیہ نے پارلیمنٹ میں کہا - وہ غالباً پیکن میں ہی ہیں - ایر الجر سیمور کی کمک کو جو مشترکہ فوج گئی تھی وہ جاپانی جرنیل یاکیو شاما کے زیر کمان تھی - وہ ۲۳ - کو ٹنٹسن پہونچی اور ۲۴ - کو ایر الجر کو جا ملے جو سخت نرغہ میں تھا - اور دشمن کی صفوں کو چیر کر واپس ہٹنے کی کوشش کر رہا تھا - خبر ہے - کہ چینی فوج سفراء کو پیکن سے نکالکر کسی اور جگہ لیگئی ہے -

لندن ۳۰ جون **محاربہ ٹرانسوال** - **طبی بد انتظامی** - نائب وزیر جنگ نے پارلیمنٹ میں تسلیم کیا - کہ ٹائمز کے نامہ نگار کے بیانات ایک حد تک بالکل درست ہیں - مگر معترضین کی بڑی غلطی یہ ہے - کہ وہ بوم فونٹن کو ایک محفوظ قاعدۃ الجیش سمجھے ہوئے ہیں - حالانکہ فی الحقیقت وہ حملوں سے محفوظ نہیں - جنوبی علاقہ کے ساتھ آمد و رفت کا راستہ مخدوش ہے - اور رسد و سامان جنگ کی بہی قلت ہے - ان چیزوں کے بہم پہونچانے اور انتظام کرنے کے تردد - کوچ اور پیشقدمی کی ضروری تیاریوں - اور میفکنگ کی مخلصی کی فکر و کوشش میں ہسپتالی انتظام میں نقص واقع ہو جانا لازمی تہا - تاہم بیماروں کی نوتیدگی کی فی ہزار اوسط دیگر محاربوں کی نسبت بہت کم اور انگلستان کی موجودہ اوسط کے برابر ہے - لارڈ رابرٹس نے رہا شدہ افسروں کو بحال کر دیا ہے - انکی گرفتاری کے متعلق حالات کی نسبت کوئی تحقیقات نہیں کیگئی - اسے مناسب نہیں سمجھا گیا - لارڈ رابرٹس نے ۲۹ - کو پرٹیوریا سے خبر دی کہ بویروں نے ایک انگریزی قافلہ رسد پر جو لنڈلی جارہا تھا حملہ کیا - اور قافلہ مذکور گھمسان کی لڑائی کے بعد منزل مقصود میں داخل ہوا - ہمارے دستہ کے دس قتل اور پچاس زخمی ہوئے انہی دنوں ڈوارکفورٹ کے دیگر مقامات میں ہوئے - جنمیں ہمارے پانچ قتل اور ۷۰ زخمی ہوئے - لارڈ میتھوان نے لنڈلی کی طرف بویروں کا آٹھ میل تک تعاقب کر کے انکی آٹھ ہزار بھیڑیں اور بالسو مویشی پکڑ لئے - طبی بدنسقی پر ملک میں عام جوش پھیل رہا ہے - جس سے مجبور ہو کر گورنمنٹ نے اسکے متعلق پارلیمنٹ میں مباحثہ ہونے کی اجازت دیدی ہے - مسٹر بلفور نے کہا - کہ اگر جبر نیل زخمیوں اور بیماروں کی تیمارداری کی خاطر پیشقدمی کی سرعت میں فرق پڑنے دیتے تو یہ امر نہ صرف آداب حرب بلکہ قواعد انسانیت کے بھی مخالف ہوتا - **خزانہ** انگلستان کو سنہ ماہی مختتمہ ۳۰ - جون ۱۹۰۰ء میں سنہ ۱۸۹۹ء کی اسی سہ ماہی کی نسبت تخمیناً دو کرور روپیہ کم آمدنی ہوئی - یہ کمی محصول آبکاری اور پرمٹ میں ہوئی - **محاربہ چین** - گورنمنٹ کی حکم سے آسٹریلیا کے بیڑہ سے بھی تین جہاز چین کو بھیجے گئے ہیں - فرنچ قونصل ۲۴ - کو چین کے جنوبی صوبہ یونان سے فرنچ مقبوضہ ٹانکن کو روانہ ہوا - وائسرائے نے اسکی حفاظت و آسائیکا کافی بندوبست کر دیا ہے - شمالی چین میں دول غیر کی مشترکہ افواج کا اعلیٰ افسر روسی امیر البر الکیسف ہے - امیر البر سیمور نے پیکن پہونچنے کی سخت کوشش کی تہی - اور سینکڑوں باکسر یومیہ اسکے مقابلہ میں ہلاک ہوتے تہے - حتیٰ کہ وہ پیکن سے ۱۲ میل رہگیا - مگر وہاں ریلوے لائن کو بالکل منہدم دیکھکر واپس ہٹ آیا - واپس میں زخمیوں کی ہمراہی سے اسے بہت تکلیف اٹھانی پڑی ایک معرکہ میں چار پانچسو باکسر ہلاک ہوئے - لیکن انکی مزاحمت میں کبھی فرق نہ پڑا - ۲۳ - کو امیر البحر شاہی صلح خانہ پر جو ٹنٹسن سے اوپر ہے قابض ہوگیا - اور اسکی توپوں کی مدد سے چینیوں کا مقابلہ کرتا رہا - امریکن جنگی جہاز بحیرۂ چین میں ایک چٹان پر بیٹھ گیا ہے - متذکرہ صدر صلح خانہ پر مشترکہ افواج نے ۲۷ - جون کو مکرر قبضہ کر لیا - انگریزی دستہ میں بحری فوج کے علاوہ دہلی دی کی جدید قائم شدہ چینی رجمنٹ بہی تہی - جو اپنے ہموطنوں سے مردانہ وار لڑی - ہمارے چار قتل ۱۵ زخمی ہوئے - (کلکتہ میں فوج لیجانیوالے جہازوں کی درستی پر بھی ہزاروں چینی مزدور کام کر رہے ہیں وکیل)

لندن یکم جولائی **محاربہ چین** - جرمن سفیر ۱۸ - جون کو پیکن میں قتل کیا گیا تہا - ۱۶ - جون کو دیگر سفراء بہی سخت نرغہ میں تھے - اور قیصرہ انکی حفاظت سے عاجز تہی - نیوسوتھ ویلز نے چینی مہم کے لئے دو سے لیکر تین ہزار تک فوج پیش کی ہے - ۳۰ - جون تک ساحل تاکو پر چودہ ہزار اجنبی فوج مع ۸۹ توپوں کی اتر چکی تھی - ٹنٹسن تک دریا کا راستہ صاف ہوگیا ہے - چینی دریا ینگسی میں ینگہای سے قلاع کنگیان تک تار بیڈ دیکھا ہے اور اجنبی افواج کے مقابلہ کی تیاریاں کر رہے ہیں -

محاربہ ٹرانسوال - نیوزیلینڈ کی گورنمنٹ نے امپیریل گورنمنٹ سے شکایت کی ہے - کہ اس صوبہ کی افواج کو طبی بدنسقی سے سخت اذیت اٹھانی پڑی - جنرل کلری سٹانڈرٹن سے نو میل آگے بڑہ گیا ہے - ڈی وٹ کو گہیرے میں لینے کے لئے یہ مزید کارروائی ہوئی ہے - گائیکو اربروہ نے آج ملکہ معظمہ کی قدمبوسی کا شرف حاصل کیا -

لندن ۲ - جولائی - **محاربہ ٹرانسوال** - جنرل کالول ڈوئیر نل افسر جنوبی افریقہ سے واپس بلا لیا گیا ہے - وجہ نہیں ظاہر کی گئی - جنرل کلیمنٹس سکبیر دستہ لیکر سنی کال سے لنڈلی کو روانہ ہوا ۲۹ - کو راستہ میں اسکا دشمن سے سخت مقابلہ ہوا - لڑائی تا حال جاری ہے - بویر فلسبرگ میں جمع ہو رہے ہیں - جنرل بوتہا نے پھر مستعدی دکہانی شروع کی ہے - فری سٹیٹ میں بویروں کی مستعدی کا خاتمہ کرنے کے لئے پانچ دستے مختلف اطراف سے بڑہ رہے ہیں - ڈی وٹ کی سرکوبی میں اسقدر توقف ہونیسے انگلستان میں حیرانی اور ناراضگی پیدا ہوگئی ہے -

لندن ۳ جولائی - **محاربہ چین** - خبر ہے کہ محصور سفارتوں میں سامان جنگ قریب الاختتام ہے بیس ہزار چینی فوج پیکن کے اندر اور بیس ہزار پیکن سے باہر ہے اور تین ہزار ٹنٹسن کو جارہی ہے - ٹنٹسن سے مشترکہ افواج ابہی آگے نہیں بڑہ سکتیں - جرمن قیصر نے چین جانے کے لئے ایک بحری ڈویژن کی تیاری کا حکم دیا ہے - جرمنی سے ۲۲ سو بحری سپاہ کل چین کو روانہ ہوئی - روانگی کے وقت

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا -